تحریک آزادی پاک و ہند

اور

اہل حدیث

www.KitaboSunnat.com

محمد اشرف جاوید

ادارہ اشاعۃ السنہ
کھڑیانوالہ فیصل آباد

۹۵
ت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

تحریک آزادی ہند

اور

اہل حدیث

محمد اشرف جاوید

www.kitabosunnat.com

ادارہ اشاعۃ السنہ
کھڑیانوالہ فیصل آباد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

354،7053

اشں ترہث

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب ——— تحریک آزادی ہند اور اہل حدیث

مصنف ——— محمد اشرف جاوید

ناشر ——— ادارہ الشاعۃ السنۃ

مطبع ———

اشاعت ——— اکتوبر 2008ء

کمپوزنگ ——— عبداللہ مرصد کمپوزنگ سنٹر فیصل آباد

المکتبۃ الرحمانیۃ

99 ... سے ماڈل ٹاؤن ... لاہور

10 روپے صرف

ملنے کا پتہ

مکتبہ دار ارقم فیصل آباد فون 0334-6543704

دارالفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	حرف چند	4
2	آزادی ہند کی پہلی اسلامی تحریک	6
3	انگریزی ہندوستان دارالحرب ہے	8
4	حکمرانوں کی اخلاقی حالت	9
5	سید احمد شہید کا مراسلہ اور حج	11
6	سید صاحب کی تحریک کے بنیادی مقاصد	11
7	سید صاحب اور انگریز	12
8	برطانیہ کے ناپاک عزائم	14
9	سکھوں سے جنگ	//
10	سکھ فوج سے جھڑپ	//
11	مجاہدین کا پشاور میں داخلہ	15
12	اسلامی حکومت کا قیام	//
13	مولانا ولایت علی کی خدمات	16
14	وہابی تحریک اور مولانا ولایت علی	17
15	خاندان صادق پور کا کارنامہ	18
16	اسلامی حکومت کا قیام اور انگریز کا اعتراف	18
17	مولانا عنایت علی کا دور امارت	19
18	تحریک مجاہدین اور انگریزی رپورٹ	20
19	مولانا فضل الٰہی آزادی کا سالار اعظم	35
20	گرفتاری	41
21	مولانا وزیرستان میں	41
22	انگریز کو مولانا سے خطرہ اور حکومت افغانستان سے تعاون	42
23	سر جارج اور انگلی سے رابطہ	43
24	سفیر اٹلی سے ملاقات	44
25	ہٹلر اور شاہ سعود سے ملاقات	45
26	قرارداد پاکستان 1940ء کے اجلاس میں مولانا کی شرکت	46
27	مولانا عبداللہ عبداللہ کافی سے ملاقات	47
28	محمد علی جناح اور لیاقت علی سے ملاقاتیں	48
29	حسین سہروردی سے ملاقات اور ریفرنڈم	49
30	مولانا کو قتل کروانا اور جمعیت علماء اسلام کا قیام	49
31	1945ء کے انتخابات	50
32	انتخاب برائے دولت افغانستان	55
33	مسئلہ کشمیر مولانا سردار عبدالقیوم	58
34	جہاد کشمیر کے اسباب	//
35	کرنال قوم اور سرکاری فوج	60
36	مسلمانوں کا قتل اور انقلابی تحریک	62
37	جہاد کشمیر مجاہدین چترال اور ریفرنڈم	63
38	سید مجاہد اعظم الٰہی کے نام تاریخی خط	65
39	مولانا کا دور امارت اور دیگر پروگرام	68
40	مولانا فضل الٰہی کی وفات	69
41	مولانا عبدالغنی مجاہد	68
42	عبدالغنی کی تحریک مجاہدین میں شمولیت	69
43	تحریک پاکستان اور سرحد سلہٹ میں کردار	70
44	سردار عبدالرب کی حمایت	71
45	جہاد کشمیر اور شاہ فیصل کی میزبانی	//
46	مولانا عبدالحکیم ندوی کا کردار	72

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حرف چند

تحریک آزادی ہند میں جماعت اہل حدیث کا مرکزی کردار رہا ہے 6 مئی 1831ء کی شہادت کے بعد تو پوری ذمہ داری خاندان صادق پور نے لے لی اور آخر دم تک نبھایا اس دوران کیا مصائب آئے کن کن مشکل مراحل سے گزرنا پڑا اس کی ہلکی سی جھلک اس طرح ہے کہ

☆ عین عید کے دن گھر بدر کر دیا گیا۔

☆ ان کے مکانات پر قبضہ کر کے کمیٹی گھر تعمیر کر دیا گیا۔

☆ جائیداد کوڑیوں میں نیلام کر دیا گیا۔

☆ مقدمات قائم کیے گئے۔

☆ کالے پانی کی سزا دی گئی۔

☆ اہل حدیث کو دیوار زندان کی نذر کیا گیا۔

مگر یہ سب کچھ ہونے کے باوجود ان کے قدم نہ ڈگمگائے بلکہ پوری قوت سے انگریز عیسائیت کا مقابلہ کرتے رہے جب انگریزی حکومت نے عام معافی کا اعلان کیا تو مجاہدین نے اس کو حقارت سے ٹھکرا دیا بلکہ انگریز کے خلاف مہم اور تیز کر دی انگریز نے کس قدر مہمات ان کو دبانے کے لئے بھیجیں ایک مہم میں تو صرف ایک انگریز فوجی کو واپس بھیجا گیا تا کہ انگریز عیسائی کو اطلاع دی جائے ہمارے ساتھ یہ کچھ ہوا ہے یہ سلسلہ چلتا رہا 1857ء کی تحریک میں یہی لوگ میر کارواں تھے یہ دراصل سیدین کی چلائی ہوئی تحریک کا ہی حصہ تھا۔ 1857ء کی ناکامی اہل حدیث پر کربلا بن کر گزری وہابی ہونا ہی جرم قرار دیا گیا لاکھوں وہابیوں کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا

بڑھتا ہے ذوق جرم ہر سزا کے بعد

یہ تحریک انگریز کے لئے وبال جان بنی رہی جیسا کہ ہنٹر اپنی کتاب "ہندوستانی مسلمان" میں روتا ہوا نظر آتا ہے بقول ہنٹر وہابی ہونا بہت بڑا کام ہے۔ بلکہ وہابی تمام اسلامی فرقوں سے ترقی یافتہ فرقہ ہے حقائق آپ اس رسالہ میں کچھ پڑھیں گے۔ اس تحریک پر تحقیقی کام صرف عظیم مورخ مولانا غلام رسول مہرؔ نے کیا۔ مہر صاحب نے اپنی بساط کے مطابق بہت کچھ لکھ دیا مگر اس کے باوجود ابھی اس تحریک پر بہت سے کام کی ضرورت ہے۔ ظلم در ظلم کہ دیوبند حضرات نے جو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک کے مصائب دیکھ کر گھبرا گئے اور انگریزی خدمات میں چلے گئے اور ان کی تمام زندگی سکول، کالج وغیرہ میں پڑھانے میں ختم ہوئی ان کی ذریت نے تحریک کے نتائج وثمرات کو سمیٹ کر اپنا دامن بھرنا شروع کر دیا ہے ریشمی تحریک جس کے بانی مولانا شیخ الہند تھے یہ تحریک ابتداء ہی سے جاسوسی کا شکار ہوئی۔ بقول مولانا سندھی شیخ الہند خود فرمایا کرتے تھے

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ۔ کہ بامن ہر چہ کرد آن آشنا کرد

230 آزادی کی تحریکیں تاریخ سازی سے کام لے رہے ہیں (جب کہ حقائق ان کا ساتھ دیتے نظر نہیں آتے) اور اہل حدیث کے خلاف زہر اگل کر اپنی تاریخ سازی کو سچا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرنے میں مصروف عمل ہیں

جناب عبدالولی خان نے علامہ احسان الٰہی مرحوم کو کہا تھا میں نے انڈیا آفس لائبریری میں تمہاری تاریخ دیکھی ہے اگر اس کو مرتب کر دیا جائے تو تاریخ کا رخ ہی تبدیل ہو جائے گا۔

اور اس طرح صہیب مرغوب روزنامہ جنگ لاہور کے چند مضامین تحریک پاکستان پر طبع ہوئے پھر بند ہو گئے راقم نے عمر فاروق قدوسی کے ساتھ لاہور جا کر ان کے دفتر میں ملے اور مضمون بند ہونے کی وجہ معلوم کی تو اس نے کہا میں نے تاریخ سمجھ کر مضامین لکھے تھے جن کا میں نے تذکرہ کیا اتفاق کہ سب اہل حدیث ہی تھے مجھے بہت فون آئے آپ وہابیت کو پروان چڑھا رہے ہیں بند کر دو میں نے مجبوراً یہ سلسلہ بند کر دیا۔

ان سب حقائق کی روشنی میں ہم عوام وخواص کو باور کروانا چاہتے ہیں کہ اس میدان میں اہل حدیث ہی پیش پیش تھے یہ اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے جس میں تحریک کا اختصاراً تعارف پھر انگریزی رپوٹ اور آخر میں مولانا فضل الٰہیؒ اور عبدالغنی مجاہد کی خدمات اور خصوصاً سرحد وسلہٹ آسام کا ریفرنڈم پیش کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ قاری پڑھ کر تاریخ کا رخ کرے گا۔

• خادم اہل سنت ☆ محمد اشرف جاوید بن محمد صدیق آل عبدالرحمٰن

17 اکتوبر 2008ء

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آزادی ہند کی پہلی اسلامی تحریک

انگریز ہندوستان میں تاجر کے روپ میں داخل ہوا۔ اس نے جہانگیر سے اجازت نامہ حاصل کیا پھر تجارت کے لئے اجازت چاہی اسی پر بس نہ کیا بلکہ انگریز نے تجارتی کوٹھیاں قائم کرنے کا بھی حکم نامہ لے لیا یہ سبھی کام سرطاس رونے کئے، پھر انگریز ہندوستان کے معاملات میں دخیل ہوتا چلا گیا' اورنگ زیب کی وفات سے حکومت کا شیرازہ بکھر گیا۔

اس طرح انگریز کو اور بھی موقعہ ملا اور اس نے باقاعدہ فوج رکھ لی پھر آہستہ آہستہ وہ اپنی مکاری اور ہوشیاری سے کامیاب ہوتا گیا ملک مختلف قسم کے بحرانوں سے گزرتا رہا۔ ایک طرف سکھ اپنے مظالم سے مسلمانوں کا ناطقہ بند کئے ہوئے تھے دوسری طرف مرہٹے ان کی لڑائی سے خوب فائدہ اٹھا رہے تھے۔

آخر کار سراج الدولہ کو خیال آیا اور مسلح جدوجہد سے انگریز کے مقابلہ میں اترا مگر اپنوں کی غداری کی وجہ سے ناکام ہوا پھر حیدر علی اور ٹیپو سلطان نے انگریز سے پنجہ آزمائی کی مگر وہ بھی غداروں کی وجہ سے میدان نہ جیت سکے۔

ان کی شہادت کے بعد سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید نے باقاعدہ اسلامی حکومت کے قیام کے لئے ایک مدت تک جدوجہد کی اور کامیاب بھی ہوئے۔ اب آپ ذرا اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

حیدر علیؒ و سلطان ٹیپوؒ

ہندوستان کو غیر ملکی خطرات سے پاک کرنے کی جس جرأت وحکمت سے سلطان ٹیپو نے جدوجہد کی وہ ہماری تاریخ کا ایک روشن باب ہے' حیدر علی اور سلطان ٹیپو دونوں باپ بیٹوں نے بمشکل 35 سال حکومت کی' لیکن ان 35 برسوں میں ان کے لئے ہر برس کا اختتام گویا رستم کا ہفت خواں طے کرنا تھا' ایک طرف کرناٹک' دوسری طرف حیدر آباد' تیسری طرف مرہٹے' چوتھی طرف انگریز تھے اور ایک بہادر بیک وقت چار پہلوانوں سے نبرد آزما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا' علاوہ ازیں اندرونی سازشوں کا جال الگ بچھا ہوا تھا جس میں یہ اسلامی سلطنت پھنسی ہوئی تھی۔

سلطان ٹیپو نے اپنی بالغ نظری اور غیر معمولی ذہانت سے یہ خطرہ محسوس کر لیا تھا کہ انگریز اس طرح ایک ایک صوبہ اور ایک ایک ریاست ہضم کرتا رہا اور اگر کوئی منظم طاقت ان کے مقابلہ میں نہ آئی تو آخر کار پورا ملک ان کا لقمہ تر بن جائے گا' چنانچہ انہوں نے انگریز سے جنگ کا فیصلہ کیا اور پھر پورے ساز و سامان' وسائل اور فوجی تیاریوں کے ساتھ ان کے مقابلہ کے لئے میدان میں آ گئے۔

سلطان ٹیپو نے ہندوستان کے راجوں' مہاراجوں اور نوابوں کو انگریز سے جنگ پر آمادہ کرنے کی کوشش کی' اس مقصد کے لئے انہوں نے سلطان ترکی سلیم عثمانی' دوسرے مسلمان بادشاہوں اور ہندوستان کے امراء سے خط و کتابت بھی کی' زندگی بھر انگریزوں سے سخت معرکہ آرائیاں کیں' قریب تھا کہ انگریزوں کے سارے منصوبے پر پانی پھر جاتا اور وہ اس ملک سے بے دخل ہو جاتا' مگر انگریزوں نے جنوبی ہند کے امراء کو اپنے ساتھ ملا لیا اور آخر کار اس مجاہد بادشاہ نے 4 مئی 1799ء کو سرنگا پٹم کے معرکہ میں شہید ہو کر سرخروئی حاصل کی' انہوں نے انگریز کی غلامی اور اسیری اور ان کے رحم و کرم پر زندہ رہنے پر موت کو ترجیح دی اور آپ کا مشہور تاریخی مقولہ ہے کہ "گیدڑ کی صد سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی اچھی ہے" جب انگریز جنرل کو سلطان کی شہادت کی خبر ملی تو اس نے ان کی نعش پر کھڑے ہو کر یہ الفاظ کہے کہ "آج سے ہندوستان ہمارا ہے۔" سلطان کی شہادت 1799ء کو ہوئی' شاعر مشرق ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ اسی سال ترکی کا بحری بیڑہ تباہ ہوا' ایشیاء میں اسلام کا انحطاط انتہا کو پہنچ گیا۔ ان کی وفات سے امید کی آخری کرن بھی ختم ہو گئی اور ان کی شہادت سے ہند پر غلامی کے بادل چھا گئے۔ ❶

اگرچہ سلطان ٹیپو نے انگریز کے خلاف مختلف ممالک مثلاً ترکی' افغانستان' نظام حیدر آباد وغیرہ سے مدد مانگی لیکن کسی نے ان کی مدد نہ کی بلکہ ان کو وہابی کہہ کر بدنام کیا گیا اور

❶ تاریخ ندوۃ العلماء، ص 24

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ دور تھا جب عرب میں وہابی تحریک زوروں پر تھی۔ آخر سلطان اکیلا ہی لڑتا ہوا جام شہادت نوش کر گیا۔ (اناللہ)

خلاصہ فتویٰ شاہ عبدالعزیز رحمہ کہ ہندوستان دارالحرب ہے!

1803ء کو دلی پر انگریز کا عمل دخل ہو گیا تھا مشہور فقرہ ہے خلقت خدا کی ملک بادشاہ کا حکم کمپنی بہادر کا ❶ اور ان حالات کو دیکھ کر شاہ عبدالعزیز نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا اور کہا کہ دلی میں مسلمانوں کے امام کا اقتدار عملاً ختم ہو چکا ہے اور عیسائی حاکموں کے احکام جاری ہیں جن پر بے چوں و چراں عمل ہو رہا ہے کفار کے ہی احکام فیصلہ کن ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہندوستان دارالحرب ہے۔ ❷

سیاسی حالت

بارہویں صدی ہجری کے آخر اور انیسویں صدی عیسوی کے وسط تک یہی کیفیت تھی۔ اس زمانے کے خطوط سے اس بدامنی، انتشار اور طوائف الملوکی کا پورا اندازہ ہوتا ہے۔ اس عہد کے بزرگوں اور مشاہیر کے خطوط میں اس قسم کے ارشادات ملتے ہیں کہ حضرت شاہ عبدالعزیز کو شاہ ابوسعیدؒ ایک خط میں لکھتے ہیں۔

''ایں حالت عجب حالت است۔ بسبب غلبہ کفار سکھ و مرہٹہ و جٹ بر بلاد مسلمین ونہیب اموال ایشاں وانتہاک حرمات ایشاں دل و جان آسائش را فراموش نمودہ۔ چنانچہ فقیر مع قبائل بہ مراد آباد انتقال نمودہ است وتمام میان دو آب زیر و زبر بہ نعال فرسان ایں بدکیشاں شد'' (ماثر الابرار قلمی)

ترجمہ:۔ یہ حالت بھی عجیب حالت ہے کہ کافر سکھوں، مرہٹوں اور جاٹوں کے مسلمانوں کے شہروں پر غلبہ پا جائے، ان کے مالوں کو لوٹنے اور ان کو بے عزت و بے آبرو کرتے رہنے کی وجہ سے آرام و آسائش خواب و خیال ہو گئے۔ چنانچہ فقیر اپنے متعلقین کے ساتھ مراد آباد منتقل ہو گیا ہے اور دو آبے کا سارا علاقہ ان مفسدوں کے گھوڑوں کی ٹاپوں

❶ داستان غدر صفحہ 46 ❷ فتاویٰ عزیزی و تحریک مجاہدین ص 8/ جلد اول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زیر وز بر ہو رہا ہے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔

از تشویشت ہر روزہ دہلی تنگ آمدہ ام۔

ترجمہ:۔ دہلی کے روزمرہ کے ہنگاموں اور بے اطمینانی سے تنگ آ گیا ہوں۔

ہندوستان کے اصل سیاسی شاطر انگریز تھے' جو اس بساط شطرنج پر مہروں کو لڑاتے' آگے بڑھاتے اور پیچھے ہٹاتے رہتے تھے۔ ان کے مقابلہ کیلئے آخری منظم کوشش شہید سلطان ٹیپو' نے کی تھی۔ 1799ء میں یہ کوشش بھی ناکام رہی۔

اٹھارہویں صدی کے وسط میں سکھوں نے پنجاب میں اہم سیاسی طاقت حاصل کر لی تھی۔ احمد شاہ ابدالی کی وفات پر شمالی ہندوستان میں سکھ ہی اصل قوت تھے۔ اس دور حکومت میں مسلمان جس طرح کی غلامانہ اور حقیر زندگی گزار رہے تھے اور پوری قوم جس بے اعتمادی' محرومی و بے عزتی کا شکار تھی' اس کا خاکہ رنجیت سنگھ کے ایک معاصر انگریز مصنف (کرنل مالکم) نے ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

''واقعہ یہ ہے کہ پنجاب میں ایک بھی ایسے مسلمان خاندان کی مثال نہیں ملتی۔ جس کو عزت واقتدار حاصل ہو۔ ان کو گائے کا گوشت کھانے کی اجازت نہیں' نماز نہیں پڑھ سکتے' شاذونادر ہی مسجد میں جمع ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مسجدوں میں بھی چند مسجدیں تباہی سے بچی ہیں۔'' اس غلامی' مذہبی بندش اور ذلت آمیز طرز عمل سے مسلمانوں کے اخلاق پست ہو گئے۔

حکمرانوں کی اخلاقی حالت

مسلمانوں کا زوال تو اورنگ زیب کے عہد سے شروع ہو گیا تھا۔ گروہ بندی' وراثت پر جھگڑا ایک دوسرے پر حکومت کے حصول کے لئے حملے یہ رات دن کا معمول بن چکا تھا۔ اورنگ زیب کے بعد جو حکمران ہوئے ان کی اخلاقی حالت نہایت ہی پست تھی مثلاً محمد شاہ رنگیلا کی حالت قابل رحم تھی ہر وقت نشہ میں مست رہتا اور عورتوں کے جھرمٹ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے دن رات کے اوقات گزرتے۔ یہی حالت دیگر حکمرانوں کی تھی۔ عالمگیر جیسے متشرع بادشاہ کے متعلق یہ روایت ہے کہ ایک سقہ نے السلام علیکم کہہ دیا تو حکم ہوا کہ اسے کوتوال کے حوالے کر دیا جائے۔ ❶ اکبر بادشاہ نے تو حد ہی کر دی تھی اس کی تباہی میں علماء سوء کا مرکزی کردار تھا۔ اور مذہبی حالت کہ ڈاکٹر شاذ لکھتا ہے کہ اٹھاویں صدی تک اسلامی دنیا اپنے ضعف کی انتہاء کو پہنچ چکی تھی ہر جگہ جمود و تنزل کا دور دورہ تھا۔

بقول امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ!؛

وھل افسد الدین الا الملوک　　واحبار سوء و رھبانھا

جیسے پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ان چار طاقتوں کے علاوہ پانچویں بڑھتی ہوئی آزاد طاقت بھی تھی، یہ روہیل کھنڈ کے افغانوں کی طاقت تھی، جن کی قیادت سنبھل (ضلع مراد آباد) کا ایک حوصلہ مند افغان زادہ' امیر خاں کر رہا تھا۔ امیر خاں کے ساتھ روہیل کھنڈ اور شمالی ہند کے دلیر اور حوصلہ مند پٹھانوں اور سپاہ پیشہ نوجوانوں کی کثیر التعداد اور طاقت و جمعیت رہتی تھی، جس کو مرہٹہ سردار اور راجپوت والیان ریاست ہمیشہ اپنے ساتھ ملانے کی کوشش میں رہا کرتے تھے اور جس کی شمولیت فتح و شکست کیلئے اکثر فیصلہ کن ثابت ہوا کرتی تھی۔ اس جمعیت میں ہندوستان کا بہترین فوجی عنصر مسلمانوں کا گرم اور تازہ خون' ہندوستان کی فاتح کا بچا کھچا سرمایہ اور وقت کے بہت سے شاہین و شہباز تھے۔

بایں ہمہ سید صاحب دینی حکومت کے قیام کی غرض سے امیر خاں کے لشکر میں شامل ہو گئے لیکن افسوس کہ نواب امیر خاں کو انگریزی سازشوں کا علم نہ ہو سکا یا اُن کی مکاریوں کو اپنی بہادری اور جواں مردی کے زعم میں نہ سمجھ سکا بلکہ وہ انگریزوں سے صلح کرنے پر مجبور ہو گیا۔ یہ صلح نامہ 1817ء کو ہوا۔ ❷

سید صاحب کی کوشش کے باوجود جب امیر خاں باز نہ آیا اور اس نے انگریز کے ساتھ صلح کر لی تو سید صاحب چند آدمی ساتھ لیکر اسی وقت لشکر سے نکلے اور جے پور چلے گئے۔

سید صاحب کا مقصد تو واضح نظر آتا ہے کہ انگریز سے مقابلہ کیا جائے اور دین اسلام کو بلند کیا جائے۔ جیسا کہ مولانا غلام رسول مہر مرحوم نے لکھا کہ سید صاحب کے سامنے اصل نصب العین

❶ سیرت سید احمد شہید ص 45 ❷ ایضاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تھا کہ ہندوستان کو انگریزوں کے تصرف سے پاک کر کے یہاں خالص اسلامی نظام کی بنیاد رکھیں' اسی غرض سے وہ امیر خاں کے پاس پہنچے تھے' جب تک نواب آزاد رہا آپ ساتھ رہے اور جب انگریز سے مل گیا تو آپ الگ ہو گئے۔

سید صاحب کا شاہ عبدالعزیز کو ایک مراسلہ اور دہلی میں آمد

میں لکھتے ہیں کہ یہاں لشکر کا کارخانہ درہم برہم ہو چکا ہے' نواب فرنگی سے مل گیا ہے اب یہاں رہنے کی کوئی صورت نہیں۔ ❶

سید صاحب دہلی تشریف لے آئے اور وہاں دعوت وارشاد کا سلسلہ شروع کر دیا اور ساتھ ساتھ پورے ملک کا طوفانی دورہ کیا۔ لوگوں کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ اور انگریز سے خوب متنفر کیا۔ سید صاحب کے وعظ و نصیحت سے متاثر ہو کر لاتعداد لوگوں نے بیعت جہاد کی۔ اس سفر میں شاہ شہید اسماعیل بھی ساتھ رہے اور سنت کا احیاء کرتے رہے۔ عام رواج یہ تھا کہ بیوگان پوری زندگی گھر بیٹھے گزار دیتی تھیں ان کا نکاح ثانی نہ کیا جاتا تھا۔ آپ نے نکاح ثانی کو رواج دیا اور اس سنت کو ہندوستان میں پھر سے زندہ کیا۔

حج پر روانگی

حج بیت اللہ جو اسلام کا بنیادی رکن ہے وہ مفقود ہو کر رہ گیا تھا۔ علماء سوء نے فتویٰ دیا تھا۔ کہ حج کو جانا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ آپ نے اس کے خلاف بھی آواز اٹھائی اور اپنے ہمراہیوں کے ساتھ بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے' آپ کا یہ سفر 1826ء کو ہوا۔ وطن واپس آ کر آپ نے باقاعدہ جہاد کے لئے نکل کھڑے ہونے کا عزم کر لیا۔ پھر یہ قدسی جماعت سفر کرتی ہوئے سرحد میں وارد ہوئی کیونکہ یہ علاقہ آزاد تھا۔

سید صاحب کی تحریک کے بنیادی مقاصد

1- سید صاحب کے نزدیک اسلامی قوت کے زوال کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں میں روح اسلام اور روح جہاد باقی نہ رہی تھی اس کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔

❶ ص 109 سید احمد شہید' جلد اول' تحریک مجاہدین اول' 123-122

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2- نصب العین یہ تھا کہ کلمۃ اللہ سر بلند ہو سید المرسلین کی سنتیں زندہ ہو جائیں اور بلاد اسلامیہ کو غیر مسلموں کے تصرف سے آزاد کرایا جائے۔

3- صرف سکھوں سے نہیں بلکہ انگریزوں سے بھی لڑنا چاہتے تھے۔ اس لئے کہ بلاد اسلامیہ کا ایک بڑا حصہ انگریزوں کے قبضے میں تھا نیز وہ انگریز کو زیادہ خطرناک سمجھتے تھے۔

4- ان کی تحریک کا مقصد یہ تھا کہ سارے ہندوستان میں خالص دینی حکومت قائم کریں پھر اس نظام کو اقطار عالم میں پھیلائیں۔

5- وہ یہ کام صرف رضائے باری تعالیٰ کے لئے کرنا چاہتے تھے دنیوی مال و دولت اور جاہ و منصب یا حکومت و ریاست کا وسوسہ ان کے دل میں نہ گزرا تھا۔ ❶

سید صاحب نے سرحد آ کر قیام کیا۔ نوشہرہ سے اسلامی طرز پر والی لاہور رنجیت سنگھ کو خط لکھا کہ۔

1- مسلمان ہو جاؤ۔ تم ہمارے بھائی بن جاؤ گے اور حکومت تمہاری رہے گی۔

2- ورنہ جزیہ دینے کو تیار ہو جاؤ۔

3- یا پھر تلوار ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گی۔

''سوانح احمدی'' میں اس اعلام نامے کے ساتھ اتنا اضافہ اور ہے کہ دربار لاہور نے براہ نخوت اس اعلام نامے کا کچھ جواب نہیں دیا' بلکہ قاصد کو دربار سے نکلوا دیا۔ اس سبب سے اب جنگ کی تیاری شروع ہوئی۔ ❷

سید صاحب اور انگریز

سید صاحب کے مکاتیب سے واضح ہوتا ہے کہ آپ انگریز کی تدابیر و تسلط کا صحیح اندازہ کر چکے تھے۔ چنانچہ آپ شاہ بخارا کو لکھتے ہیں کہ جو فرنگی ہندوستان پر قابض ہوئے ہیں' وہ بے حد تجربہ کار' ہوشیار' حیلہ باز اور مکار ہیں اگر اہل خراسان (افغانستان) پر چڑھائی کر دیں تو بڑی سہولت سے ان کے ملک پر قابض ہو جائیں گے پھر ان کی حکومت کی حدیں

❶ حیات سید احمد شہید' ص/276 جلد اول مہر دوم ❷ سوانح احمدی ص/126

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی حکومت کے ساتھ مل جائیں گی۔

اسی لئے سید صاحب پورے ہندوستان کے استخلاص کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے انگریز سے جنگ ان کے مشن میں شامل تھی اور غرض و غایت یہ تھی کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے اور اس کیلئے انہوں نے بڑے غور وخوض اور تیاری کے ساتھ جہاد کا راستہ اختیار کیا اور ان کے نزدیک جہاد کا پہلا ہدف انگریز تھے جو ہندوستان کے بہت سے علاقے پر قابض ہو چکے تھے۔ ❶

شیخ احمد سرہندی' شاہ ولی اللہ اور سید احمد شہید تینوں نے ہندوستان میں اپنے جس مشن کا اعلان کیا اس کے تحت وہ مذہب سے ہندووانہ روایات کو نکال کر اسلام کو خالص اور پاک کرنا چاہتے تھے اور اس کو "دن اولیٰ کی اصل شکل میں واپس لانا چاہتے تھے۔ جس زمانے میں بادشاہ امراء اور جاگیردار سونے چاندی کے کشکول اٹھائے اپنوں اور غیروں سے بھیک مانگتے پھرتے تھے ۔ عین اسی دور میں سید احمد بریلوی" شاہ اسماعیل شہید لوگوں کو میدان جہاد میں اترنے کی ترغیب دے رہے تھے۔ ان کے استدلال پر غور فرمائیے۔

جناب کو معلوم ہے کہ پردیسی سمندر پار کے رہنے والے دنیا جہاں کی تاجدار اور یہ سودا بیچنے والے سلطنت کے مالک بن گئے ہیں۔ بڑے بڑے امیروں کی امارت اور بڑے بڑے اہل حکومت کی حکومت اور ان کی عزت وحرمت کو انہوں نے خاک میں ملا دیا ہے۔ جو حکومت اور سیاست کے مرد میدان تھے وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ اس لئے مجبوراً چند غریب اور بے سروسامان' کمر ہمت باندھ کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ مال و دولت کی ان کو ذرہ برابر طمع نہیں۔ جس وقت ہندوستان ان غیر ملکیوں سے خالی ہو جائے گا اور ہماری کوششیں بار آور ہوں گی حکومت کے عہدے اور منصب ان لوگوں کو ملیں گے جن کو ان کی طلب ہوگی۔

سید احمد بریلوی" نے اس خط میں گوالیار کے راجہ ہندو رائے کو برطانوی سامراج کے خلاف اور ملکی آزادی وخود مختاری کی نگہبانی کیلئے جو متحدہ محاذ بنانے کی اپیل کی تھی۔ اگر اسے پذیرائی ملتی تو ۔ غیر غلامی سے بچ سکتا تھا۔ صد حیف کہ ایسا نہ ہوا۔ ❷

❶ حیات سید احمد شہید صفحہ /255 جلد اول دص/131 ❷ نوائے وقت 24 جولائی 2001 ص:3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برطانیہ کے خطرناک عزائم

سید احمد صاحب کے مکاتیب کا وہ حصہ جس میں وہ برٹش امپریلزم کو بے نقاب کرتے ہیں اہم ترین ہے اور اسے دیکھ کر ان کی زبردست سیاسی بصیرت اور علم تاریخ سے آگاہی کا پتہ چلتا ہے انہوں نے صاف کہا کہ برٹش امپیریلزم کا مقصد اسلام کو تباہ کرنا اور صلیبی لڑائیوں کی شکست کا بدلہ لینا ہے۔

سکھوں سے جنگ

جہاد شروع ہوا تو سرحد سے انگریزی حدود تک پہنچنا سکھوں سے فیصلہ کیے بغیر ممکن نہ تھا اور دوسری بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی چاہتے تھے کہ سکھوں کے خلاف جو پنجاب پر قابض تھے جنگ لڑی جائے اور پنجاب کی اس باغی حکومت کو ختم کر کے کابل اور دہلی کا پھر سے اتصال قائم کر دیا جائے کیونکہ مستقبل کی ترقی کا سارا انحصار اسی پر تھا۔ ❶

سکھ فوج سے جھڑپ

رنجیت سنگھ کی حکومت کافی وسیع تھی بلکہ پشاور تک اس کا قبضہ تھا۔ سید احمد اور شاہ اسماعیل کی فوج اور رنجیت سنگھ کے جرنیل کھڑک سنگھ کے درمیان اکوڑا خٹک اور سیدو میں معرکہ ہوا' مجاہدین کو کامیابی نصیب ہوئی۔ اسی طرح تین چار معرکوں کے بعد سکھ فوج کی آنکھیں کھلیں تو رنجیت سنگھ نے سید صاحب کے ساتھ مذاکرات کا سلسلہ شروع کیا۔ رنجیت سنگھ نے پہلے قیام امب کے زمانے میں آپ کے پاس اسی مقصد کے لئے ایک موقر سفارت بھیجی جس میں اس کے مشیر خاص اور معتمد حکیم عزیز الدین بھی تھے' پھر جنرل وینٹورا کو اس مسئلے میں گفت وشنید اور نامہ و پیغام کرنے کی ہدایت کی۔ اسی طرح رنجیت سنگھ نے دریائے سندھ کا پورا علاقہ حوالے کرنے کی پیش کش بھی کی۔ ❷

---

❶ شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص 90 ❷ سیرت سید احمد ص 218-220 دوئم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجاہدین کا پشاور میں داخلہ' اہل شہر کا والہانہ استقبال

سیدین نے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا اور جنگ جاری رہی کہ اسی کشمکش میں اللہ کی رحمت سے پشاور فتح ہو گیا اور اسلامی فوج پشاور میں داخل ہو گئی۔

سید صاحب اور آپ کے رفقاء مغرب کی جانب کابلی دروازے سے شہر میں داخل ہوئے بازار کی دکانیں تو بند اور جابجا سبیلیں تھیں' کوئی پانی کی' کوئی شربت کی' جابجا چراغ دکانوں کے چبوتروں اور دکانوں کی چھتوں پر روشن تھے۔ تمام رعایا سید صاحب" اور غازیوں کے واسطے دعائے خیر کر رہی تھی۔ ❶

اسلامی حکومت کا قیام

سید احمد شہید و اسماعیل شہید کی کوششوں سے یہاں اسلامی قوانین کا نفاذ عمل میں آیا اور فسق و فجور کا خاتمہ ہوا۔ یہ علاقہ ایک نئے رنگ میں رنگ گیا۔ ❷ یہ حکومت اسلامی طرز پر چل رہی تھی کہ دشمن عناصر سے انگریز و سکھ سے مل کر اور چند خواتین نے جاسوسی کر کے 6 مئی 1831ء کو بالاکوٹ کے مقام پر ایک معرکہ آراء جنگ ہوئی جس میں سیدین کی تحریک کے بانی سید احمد و اسماعیل شہید نے جام شہادت نوش فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رنجیت سنگھ نے گھی کے چراغ جلائے اور کہا اب ہم ختم ہونے کو ہیں۔ حکومت ہند نے بھی اپنے پولیٹیکل ایجنٹ کو حکم دیا کہ گورنر جنرل سے مہاراجہ رنجیت سنگھ کو اس فتنے کی آگ ٹھنڈی ہو جانے پر مبارکباد پیش کر دے۔ ❸

1857ء کے مصنف محمد شفیع مرحوم لکھتے ہیں کہ پشاور کی فتح کے بعد سید صاحب کا اثر تمام علاقوں تک وسیع ہو گیا آپ نے احکام شریعت سکھانے' رسوم شنیعہ کو چھڑانے اور عشر وصول کرنے کیلئے ہر طرف غازیوں کو بھیج دیا انہوں نے گاؤں گاؤں خدا اور رسولؐ کا قانون پھیلایا۔ پشاور کی فتح کے بعد سید صاحب نے اسلامی حکومت قائم کی۔ غالباً خلافت راشدہ اور خلافت عمر بن عبدالعزیزؒ کے بعد وہ پہلی اسلامی حکومت تھی جو خلافت راشدہ کی طرز پر قائم کی گئی۔ ❹

---

❶ سیرت سید احمد شہید ص 4-283 دوم ❷ تاریخ نظریہ پاکستان ص/107۔ ❸ وہابی تحریک 109 ❹ 1857 محمد شفیع' ص/79
تاریخ نظریہ پاکستان' ص 79

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ولایت علی کا دور اور ان کی خدمات

سید احمد شہید کے بعد مولانا نصیر الدین اور ان کے بعد مولانا ولایت علی (صادق پور) امیر بنائے گئے۔ یاد رہے اس سے قبل اہل حدیث اور احناف دونوں ہی اس کام میں شریک کار رہے۔ سید صاحب کی شہادت کے بعد جماعت کی زمام کار صرف اور صرف اہل حدیث کے ہاتھ میں رہی۔ جبکہ دوسری جانب بعض الناس نے حکومت کی چوکھٹ پر حاضری کو معمول بنایا اور کچھ لوگ اپنی جان بچانے کی خاطر حجاز کی طرف (حرمین) ہجرت کر گئے۔

وہابی کون؟

مولانا مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ اسماعیل شہید کے اثر سے خالص عاملین بالحدیث کا بھی ایک طبقہ پیدا ہو گیا تھا' شروع شروع یہ دونوں طبقے یعنی حنفی اور اہل حدیث ایک ساتھ مل کر کام کرتے رہے دونوں کا زور جہاد پر تھا اور ان فروعی مسائل کے وہ روادار نہ تھے۔ مگر آگے چل کر جب مجاہدین کی دار و گیر شروع ہوئی اور ہر آمین بالجہر کہنے والے پر وہابی کا شبہ کیا گیا اور وہابی کے معنی باغی کے ہو گئے تو وہابی خالص عاملین کتاب و سنت کا نام پڑ گیا۔❶ سید ین صاحب اور ان کے خلفاء غیر مقلد وہابی تھے۔❷

☆ ہنٹر نے لکھا کہ وہابی عقیدہ اختیار کرنا کوئی آسان بات نہیں اول تو جو شخص اس مذہب کا پیرو ہوگا اس کو ہر سال بہت سا مال اس کی امداد کے لئے علیحدہ کرنا پڑے گا پھر اگر کوئی اس میں زیادہ سرگرمی سے حصہ لے اور سرحد کیمپ میں داخل ہو جائے تو اس کو اس سے بھی دشوار تر حالات پیش آئیں گے۔

☆ وہابی اپنے سردار سے غداری کی بجائے موت کو ترجیح دیتے ہیں۔

☆ وہابی اصل میں سنیوں کی ایک ترقی یافتہ جماعت کا نام ہے۔ (ہندوستانی مسلمان 89) وہابیوں کا اعلان کہ ہندوستان اب دار الحرب ہے اور حاکموں کے خلاف جہاد کرنا اب فرض ہے۔❸

❶ ہندوستان میں پہلی اسلامی تحریک ص 27 ❷ اردو ادب جلد 5 ص 342 ❸ ہندوستانی مسلمان ص 166-89-193'153

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہابی تحریک انگریز کے خلاف تھی

"وہابی تحریک کی مقبولیت عام نے اپنی مضبوط و مربوط تنظیم سے ملک کے طول و عرض میں ڈھاکہ سے پشاور تک کے رنگروٹ اور روپے حاصل کر کے اپنا بول بالا کر لیا۔ یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ ہندوستان میں آزادی کی تمام تحریکوں کی نسبت وہابی تحریک سب سے زیادہ بے دردی اور سختی سے مخالف انگریز تھی اور ان کی تمام جدوجہد میں یہ صورت قائم رہی۔" ❶

مولانا ولایت علیؒ صادق پوری

مولانا ولایت علی' شاہ اسماعیل شہیدؒ کے شاگرد تھے سانحہ بالاکوٹ کے بعد تمام ملک پر اداسی چھائی ہوئی تھی جماعت منتشر ہوگئی اچھوں اچھوں کے قدم لڑکھڑا رہے تھے جہاد کا سارا کام درہم برہم ہوا چاہتا تھا۔ عظیم آباد پٹنہ محلہ صادق پور کے ایک فرد نے یہ گرتا ہوا علم اپنے ہاتھوں میں تھام لیا اور زندگی بھر اپنے سینے سے لگائے رکھا پھر اس مرد کامل کے بعد ان کے بھائیوں بھتیجوں' عزیزوں اور ماننے والوں نے جس طرح اپنے خون سے اس محل خزاں دیدہ کی آبیاری کی ہے وہ اسلامیان ہند کی ایک شاندار تاریخ ہے۔ ❷

ہنٹر لکھتا ہے کہ سید احمد شہید حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید اور مولانا عبدالحیٰ صاحب قدس اللہ علیہم کے دوروں نے پورے ہندوستان میں بالخصوص شمالی ہند میں جذبہ انقلاب کے جو شعلے بھڑکاتے رہتے تھے وہ خون شہادت کے چھینٹوں سے سرد ہونے والے نہ تھے یہ زمزلہ لاکھوں دلوں کو گرما چکا تھا بقول ہنٹر یہ تحریک کسی رہنما کی موت وحیات سے بالکل مستثنیٰ ہوگئی تھی ❸

قیادت چنانچہ شہداء بالاکوٹ کا خون ابھی جمنے نہیں پایا تھا کہ مجاہدین سرمست دکفن بردوش کا ایک گروہ سندھیار میں جمع ہوا اور اپنا امیر منتخب کر کے (ستھیانہ) سرنگوں جھنڈے کو دوبارہ سربلند کر دیا جو نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک لہراتا رہا اور ہزاروں پاک

---

❶ ہندوستان میں وہابی تحریک ص 359 ❷ اسلامی تحریک ص 50 ❸ ہندوستانی مسلمان 34

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقوش اس کی عزت وعظمت پر قربان ہوتے رہے
مرکز صادق پور کا طریق کار اور لائحہ عمل وہی جو سید صاحب نے قائم کیا تھا۔
یعنی ہجرت۔ جہاد۔ اور تن من دھن کی قربانی۔ ❶

خاندان صادق پور کا کارنامہ

یہ قابل توجہ حقیقت ہے کہ نصف صدی سے زیادہ ایک زبردست غیر ملکی حکومت کے خلاف ایک زوردار تحریک کی قیادت کا عملاً سارا بوجھ خاندان اہل صادق پور نے اٹھایا۔ انہوں نے محاربین وغیر محاربین دونوں کے کاموں کی نگرانی کی اور دونوں مرکزوں میں کام کیا اور یہ سب کچھ انہوں نے اس زمانے میں کیا جب کہ انہیں کے بہت سے ہموطنوں کی طرف سے تعاون تو درکنار قدردانی کی بھی کوئی امید نہ تھی۔

مولانا ولایت علی نے سیدین شہیدین کے بعد تحریک کو زندہ رکھا اور خون جگر سے اس کی آبیاری کی۔ مولانا صاحب کو پیغام ملا کہ فضا سازگار ہے۔ لہٰذا اسلامی حکومت کے قیام کا بندوبست کریں۔ ❷

اسلامی حکومت کا قیام اور انگریز کا اعتراف

مولانا عبدالقادر قوم کٹرال حویلیاں (ہزارہ) نے بیان کیا کہ مولانا ولایت علی نے اسلامی حکومت قائم کی تھی اور سکھوں پر مسلمانوں کو فتح بھی نصیب ہوئی اور جب سکھوں نے انگریز سے مل کر حملہ کیا تو ہزارہ مجاہدین کے ہاتھوں نکل گیا لیکن سکھوں کا قبضہ بھی نہ ہو سکا اور جب انگریز آئے تو وہاں کے بڑے سردار حسن علی خاں نے مجاہدین کو بحفاظت نکل جانے کا مشورہ دیا تو مجاہدین ستھانہ چلے گئے۔ ❸

ہنٹر لکھتا ہے کہ مذہبی دیوانوں نے سرحدی قبائل کو انگریزی حکومت کے خلاف متواتر اکسائے رکھا ایک ہی واقعہ تمام حالات کو واضح کر دے گا یعنی 1850ء 1857ء تک ہم علیحدہ علیحدہ سولہ فوجی مہمیں بھیجنے پر مجبور ہوئے جس سے باقاعدہ فوج کی تعداد 35

❶ شاندار ماضی ج 7-8 ❷ سرگزشت مجاہدین ص 221 ❸ مولانا فضل الٰہی ص 67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہزار ہو گئی تھی۔ ❶

مولانا مرحوم نے پوری زندگی انگریز کے خلاف جنگ جاری رکھی کن کن مصائب سے دو چار ہونا پڑا اس تحریک کی وجہ سے برطانوی حکومت نے ان کے مکانات اور قبرستان کو صاف کر کے کمیٹی گھر پٹنہ تعمیر کر دیا گیا جائیداد ضبط اور کالے پانی کی سزا دی گئی۔ جس کی تفصیل دوسرے موقع پر کی جائے گی۔ انشاء اللہ)

مولانا ولایت علی کی وفات 1852ء کو ہوئی اور ستھانہ میں آزادی وطن کا عظیم ہیرو وطن سے دور دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا عنایت علی (صادق پور) کا دور امارت

مولانا عنایت علی حضرت مولانا ولائت علی کے حقیقی بھائی تھے۔ ان کی وفات کے بعد تحریک کی باگ ڈوران کے ہاتھ میں آئی انہوں نے بھی آزادی وطن کے مشن کو جاری رکھا اور 1857 کی آزادی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ بلکہ 55 رجمنٹ کی بغاوت اور (روابط) مولانا نے قائم کیے۔

انگریز اور دعوت مصالحت

انگریز کی دعوت مصالحب: غالباً 1853ء میں انگریز نے ایک مکتوب مجاہدین کے نام بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ جو شخص امن سے رہنا چاہے پشاور، ہزارہ، یوسف زئی یا راولپنڈی کے انگریز افسروں کے پاس پہنچ جائے ایک ماہ تک جو شخص اس کے مطابق عمل نہ کرے گا تو اسے مفسد سمجھا جائے گا اور اسے کم از کم تین سال کے لئے بیڑیاں پہنائی جائیں گی مگر اہل حق میں سے کون اس پر عمل کر سکتا تھا۔ اس لئے یہ پیش کش حقارت سے ٹھکرا دی گئی۔

باقی قارئین انگریز رپورٹ ... ان پٹنہ کے امراء مولانا ولائت علی

عنائت علی

محمد عبداللہ بن ولائت علی

اور عبدالکریم وغیرہ کا بھی ذکر پڑھیں گے۔

❶ ہمارے ہندوستانی مسلمان ص 40

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک مجاہدین اور انگریز

سانحہ بالاکوٹ کے بعد تحریک مجاہدین کے باقی ماندہ افراد نے انگریزوں کے خلاف مسلسل جہاد کیا ہے یہاں تک کہ ان کا آخری لیڈر شہزادہ برکت اللہ صاحب 1947ء میں جنگ کشمیر میں شامل ہو کر جہاد کرتا رہا ہے۔ ان مجاہدین نے دن رات ایک کر کے قبائلیوں میں جذبہ جہاد ابھارا اور فرنٹیئر میں انگریزوں کے خلاف جتنی لڑائیاں ہوئیں ان کے روح رواں بھی مجاہدین تھے جن پر آج انگریزوں کے جاسوس کی پھبتی کسی جا رہی ہے یہی لوگ تھے جو سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہید کے تربیت یافتہ تھے اور اگر سید احمد شہید انگریزوں کے جاسوس ہوتے تو یہ لوگ انگریزوں کے خلاف مسلسل جہاد نہ کرتے بلکہ انگریزوں نے جب پنجاب فتح کر کے سکھوں کو شکست دی تو یہی لوگ اچھے معاوضے پاتے اور جاگیروں کے مالک بن جاتے۔

کچھ عرصہ قبل اس سلسلہ میں (کہ جاگیرداروں کو بڑی بڑی زمینیں کیسے ملیں) میں تحقیقی کام کر رہا تھا اور اس تحقیق کے دوران سرکاری فائلوں میں میری نظر سے ایسی ایسی تحریریں گزریں کہ ان مجاہدینؒ کو دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرنا پڑتا ہے اور ان کے لئے آدمی کے ہونٹ پر بے ساختہ دعا کے کلمات آ جاتے ہیں اس وقت اپنے تحقیقی کام کے ساتھ ساتھ میں سرکاری فائلوں سے وہ نوٹس بھی نقل کرتا رہا جن سے معلوم ہوتا ہے کہ تحریک بالاکوٹ کے افراد نے اپنے جہاد کو مسلسل جاری رکھا اور تمام عمر ہزارہ اور سوات کے درمیان پہاڑوں میں متحرک رہے اور لوگوں کو انگریزوں کے خلاف ابھارتے رہے اور ان کو جہاد پر آمادہ کرتے رہے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ سانحہ بالاکوٹ کے بعد باقی ماندہ مجاہدین مسلسل جہاد کرتے رہے اور صوبہ سرحد میں جتنی لڑائیاں لڑی ہیں۔ ان میں مجاہدین نہ صرف صف اول میں رہے بلکہ مقامی قبائل کو جہاد پر آمادہ کیا۔ نیز ان کی شیرازہ بندی بھی انہوں نے کی جو کہ تمام لڑائیوں مثلاً جنگ امبیلا جنگ کالا ڈھاکہ Black Mountrin

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Expedition جنگ نارنجی، جنگ شیخ جانہ وغیرہ میں جہاد کی کمان مجاہدین کے ہاتھ میں تھی
اس لئے حکومت برطانیہ کو یہ ضرورت پیش آئی کہ اس تحریک پر ایک مکمل لیکن مختصر رپورٹ
سرکاری استعمال کے لئے تیار کی جائے۔ وہ رپورٹ پندرہ بڑے سائز کے صفحات پر مشتمل
ہے اور آخر میں ایک نقشہ ہے اس رپورٹ کا ابتدائیہ اور اختتامیہ ہی اس امر کی مکمل شہادت
ہے کہ مجاہدین انگریزوں کے دشمن تھے اور ان کے جہاد کا اصل مقصد انگریزوں ہی کا
استحصال تھا اس لئے فی الوقت اس رپورٹ کے ابتدائی جملے اور آخری جملے پیش کئے جاتے
ہیں رپورٹ کا عنوان ہے

Report on the Hindustani Fanatics complied in the intelligence branch, Quarter Master General,s department.

BY

Lt, Col.A.H.Mason, D.S.O
Deputy Assistant Quarter. Master General, Shimla
Printed at the Government Central Printing Office
1895.

ہندوستانی کٹ ملاؤں پر رپورٹ ۔ مرتبہ لیفٹیننٹ کرنل اے ایچ میسن ۔ ڈی ایس او ڈپٹی
اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل، شملہ۔ مطبوعہ گورنمنٹ سنٹرل پرنٹنگ آفس 1895ء اس
رپورٹ کی ابتداء ان جملوں سے ہوئی ہے؛

The Hindustani Fanatics have been a constant source of trouble and a thorn in the side of the Birtish Government since annexation of the Punjab, but although they have been the immediate cause of several punitive expeditions against the independent tribes on the Peshawar border. yet, speaking generally, their origin and history are little known. For this reason

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

it has been thought that a short report of their rise and of their deelings with the British Government may not be without interest. Over and over again the fanatics received punishment from our arms, and yet, as lately as the Hazara expedition of 1891. They were still to the fore, and are even now. Although with nothing like the power they once had, a factor for mischief in any complications which may arise with the independent tribes on the peshawar and Hazara Frontiers. It is proposed in this report first to describe the origin of the sect. if such a term may be applied to a band of discontent fanatical Mohammadans. and then to relate briefly the circumstances under which on various occasions. They have come in contact with our arms, and their history generaly up to the present time.(page1).

پنجاب کے الحاق کے بعد ہندوستان کے کٹ ملا ایک مستقل مصیبت بن گئے ہیں' گویا برطانوی سرکار کے سینہ میں ایک خنجر کی طرح ہیں۔ اگرچہ پشاور کی سرحد پر آباد قبائل کے خلاف بھیجی جانے والی تعزیری مہمات کی فوری وجہ یہی لوگ ہیں' تاہم عمومی اعتبار سے ان کے آغاز اور تاریخ کے بارے میں بہت کم معلومات میسر ہیں اس سبب سے یہ خیال آیا کہ ان کی ابتداء اور برطانوی سرکار کے تعلق میں انکا رویہ معلوم کرنے کے لئے ایک مختصر رپورٹ کا تیار کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ ان کٹ ملاؤں کو بار بار ہمارے فوجیوں کے ہاتھوں زک اٹھانا پڑی۔ پھر بھی ماضی قریب یعنی ۱۸۹۱ء کی ہزارہ مہم تک یہ لوگ ہمارے مقابل صف آراء رہے اور حالت یہ ہے کہ اب بھی جب ان کے پاس وہ قوت نہیں جو کبھی تھی۔ وہ پشاور اور ہزارہ کی سرحدات سے درے آزاد قبائل کی جانب سے پیدا کی جانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والی پیچیدہ صورت حال کی پشت پر موجود شرارت کے تعلق میں ایک عامل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس رپورٹ میں پیش نظر یہ رہا کہ اول اس فرقہ کے مآخذات کو بیان کیا جائے (اگر فرقہ کی اصطلاح مسلمانوں کے کسی نامطمئن اور کٹ ملاؤں کے ٹولہ کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے) اور پھر مختصراً وہ حالات بیان کئے جائیں جن کے تحت مختلف اوقات میں ہماری افواج کے مقابل آئے نیز آج کے زمانے تک ان کی تاریخ بیان کی جائے۔

میرے خیال میں صرف یہی ایک اقتباس شیخ محمد اکرام کی تھیوری کو بھی یکسر مسترد کرتا ہے اور گردیزی صاحب کے خرافات کو بھی۔ حیرت کی بات ہے کہ انگریزوں کو اپنے ''جاسوسوں'' (بقول گردیزی صاحب[1]) کی تحریک کا علم نہیں اور وہ ضرورت محسوس کر رہے تھے کہ ایک ایسی رپورٹ برائے ضروریات سرکاری Official use مرتب کی جائے جس سے ان لوگوں کے حالات حکومت کو معلومات مہیا ہو جائیں۔ جو انگریزوں کے جانی دشمن اور ان کے لئے مستقل خطرہ بنے ہوئے تھے۔

اس رپورٹ کا آخری پیراگراف مندرجہ ذیل الفاظ میں ہے۔

"From the above report it will be seen that during the past half century the Hindustanis have come into collusion with us on no less than six occasions, each time they have suffered severally and been objected to shift their residence, but as was stated at the beginning of the report, they still remain a factor for mischief, although in a less degree than formerly, in any complications which may arise with the independent tribes on this part o: the punjab Frontier".

''مندرجہ بالا رپورٹ سے یہ ظاہر ہوگا کہ گذشتہ نصف صدی سے ہندوستان ہمارے ساتھ کم

[1] حقائق بالاکوٹ جو خرافات کا مجموعہ ہے راقم نے اس کا جواب لکھا ہے جو عنقریب طبع کر دیا جائے گا (انشاءاللہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وبیش چھ بار متصادم ہوئے ہیں۔ ہر بار انہیں شدید نقصان اٹھانا پڑا اور ہر بار اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا لیکن جیسا کہ اس رپورٹ کے آغاز میں کہا گیا تھا۔ اب بھی وہ پنجاب کی سرحد سے وابستہ آزاد قبائل کے تعلق میں پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کے پس پشت موجود شرارت کے سلسلہ میں ایک عامل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگرچہ پہلے کے مقابلہ میں کہیں کم درجہ"

(یاد رہے کہ 1901ء تک صوبہ سرحد پنجاب ایک ہی صوبہ تھا۔ 1901ء میں لارڈ کرزن نے صوبہ سرحد کو ایک الگ صوبے کی شکل میں پنجاب سے جدا کیا۔ اس لئے رپورٹ میں "پنجاب فرنٹیئر" لکھا گیا ہے کیونکہ رپورٹ 1901ء سے قبل کی ہے)۔

اس اقتباس سے یہ بخوبی واضح اور ثابت شدہ ہے کہ مجاہدین مسلسل نصف صدی تک یعنی 1845ء سے (بمطابق رپورٹ) انگریزوں کے خلاف مصروف جہاد تھے اور جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے۔ اس کے بعد بھی وہ 1848ء تک جہاد میں مصروف تھے۔

یہاں یہ بات بھی عرض کروں کہ ویت نام کی چودہ سالہ جنگ میں ویت ناموں کے لئے مدح ومنقبت کے ڈونگرے برسائے جا رہے تھے حالانکہ ان کی پشت پر روس اور چین جیسی مضبوط حکومتیں تھیں، لیکن ان بے سروسامان مجاہدین نے 1895ء سے قبل پچاس سال تک جدوجہد کی۔ جب کہ مقامی آبادی کو معاہدوں میں جکڑ کر ان کے رہنے کے لئے بھی زمین تنگ کی گئی اور پھر بھی ان پر یہ ناجائز، لغو اور شرمناک الزام لگایا جا رہا ہے کہ وہ انگریزوں کے جاسوس تھے۔ حقیقت میں یہ احسان فراموش لوگ ہمیشہ سے اپنے محسنین اور اکابرین کے زرین کارناموں کو آلودہ کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے۔ کیا قائداعظم محمد علی جناح نے مسلسل جدوجہد سے مسلمانوں کے لئے ایک الگ ریاست حاصل نہیں کی ہے اور اس کے اس کارنامے کو ایک پاکستانی کی حیثیت سے ہم بھلا سکتے ہیں؟ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس کے کارنامے یعنی تحریک پاکستان کے ڈانڈے سر ظفر اللہ خان قادیانی سے ملائے نہیں جا رہے ہیں؟ یہ اس قوم کے بعض لوگوں کی خصوصیت ہے کہ بدنیتی اور خود غرضی کی بنیاد پر اپنے بڑوں کی عیب جوئی کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔

اب میں یہ بتاؤں گا کہ مجاہدین کے خلاف مقامی قبائل کو کس طرح معاہدوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جکڑ کران پر انگریزوں نے عرصہ حیات تنگ کیا تھا۔

12 ستمبر 1861ء کو ایک معاہدہ اتمان زئی کایا اور کبل (Kaya and Kabbml) نیز ٹپہ (Tappa) سالار گدون کے ساتھ کیا گیا جو کہ اس طرح تھا۔

We do hereby conjointly and severally pledge ourselves not to permit the Sayyid, late of Sithana or the Handustani fanaties and others associated with then. now at . Malka. in the Amazai country and elsewhere or any of them.

"(ا) ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر عہد کرتے ہیں کہ جناب سید (سابق ساکن ستھیانہ حال وارد ملکا) کسی ہندوستانی کٹ ملا کو یا ان سے متعلق کسی اور شخص کو ---- یہ اجازت نہیں دیں گے کہ وہ امازئی علاقہ یا کسی اور جگہ آئے"

"We will not permit any person or persons conveying money or arms or ammunition or aid of any kind whatever to the Hindustani fanatics to pass through our settlements."

"ہم کسی شخص یا اشخاص کو رقم لے کر' یا اسلحہ یا گولہ بارود یا کسی طرح کا امدادی سامان ہندوستانی کٹ ملاؤں کی امداد کے لئے اپنے علاقے سے لے کر گزرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔"

ایک اور ایزادی شق اس معاہدے میں بعد میں شامل کی گئی جس میں مقامی قبائل کو مجاہدین کو کاشت پر اراضی دینے سے بھی منع کیا گیا تھا۔ اس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

"We will ourselves as the proprietors hold the lands of Sithana and ourselves arrange for the cultivation and management thereof and we will not give possession thereof or of any part thereof for purpose of cultivation or other wise to the Sayyid late of Sithaan or

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

the Hindustani fanatics or to the followers of either."

''ہم بذات خود ستھانہ کی اراضی کے مالکان کی حیثیت سے اس اراضی پر قابض رہیں گے اس کی کاشت کا انتظام کریں گے اور سید صاحب' سابق رکن ستھانہ یا ہندوستانی کٹ ملاؤں یا ان کے کسی پیرو کو بغرض کاشت یا کسی اور مقصد کے لئے اس اراضی یا اس کے کسی حصہ کو قبضہ نہیں دیں گے''۔

اس کے بعد 6 جنوری 1864ء کو ایک معاہدہ اتمان زئی قبیلہ کے ساتھ طے ہوا' جس کی شق نمبر 1 ان الفاظ میں تھی!۔

"That we will not, until ordered by the Government, allow anybody to settle in or inhabit Mundee and Sithana nor will we suffer the Moulvis and Hindustanis to pass through our country or to enable them to settle in these places a second time".

''یہ کہ تاوقتیکہ حکومت اجازت نہ دے ہم کسی شخص کو اجازت نہیں دیں گے کہ وہ منڈی یا ستھانہ میں سکونت یا رہائش اختیار کرے نہ ہی ہم مولوی حضرات یا ہندوستانیوں کو اپنے علاقہ سے گزرنے کی آزمائش بھگتیں گے یا انہیں یہ موقع دیں گے کہ وہ ان علاقوں میں باردگر سکونت اختیار کریں''

پھر 9 جنوری 1864ء کو ایک معاہدہ قبیلہ مدوخیل کے ساتھ ہوا' جس کا آخری حصہ یہ ہے

"That we will not at all suffer the seditious Hindustanis to remain in our country....."

''یہ کہ ہم ہرگز باغی ہندوستانیوں کو اپنے علاقہ میں رہنے کی ''زحمت'' نہیں دیں گے''

پھر 11 جنوری 1864ء کو قبیلہ امازئی کے ساتھ معاہدہ ہوا' جس کا آخری حصہ یہ ہے۔

"The Government wishes to take an agreement from us to the effect that we will never allow the Seditious Hindustanis to remain in our conntry. We sincerely admit the Propriety of entering with such

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

agreement and to hereby declare in writing that we will never at all suffer to Hindustanis to come into and remain in our country on any accont whatver".

"حکومت وقت ہم سے اس امر کا اقرار نامہ لینے کی خواہش رکھتی ہے کہ ہم کبھی بھی باغی ہندوستانیوں کو اپنے علاقہ میں رہنے کی اجازت نہیں دیں گے ہم صدق دل سے ایسا اقرار نامہ کرنے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں اور تحریری طور پر اعلان کرتے ہیں کہ ہم ہرگز ہرگز ہندوستانیوں کو یہ "زحمت" نہیں دیں گے کہ وہ کسی بھی بہانے ہمارے علاقے میں آئیں اور یہاں بود و ماند اختیار کریں"۔

پھر 22 جنوری 1864ء کو قبیلہ حسن زئی کے ساتھ ایک معاہدہ طے پایا جس کی شق نمبر 1 یہ تھی

"That we will never in any way allow the Seditious Hindustanis to come and remain within the limits of our country".

"(۱) یہ کہ ہم کسی طرح بھی باغی ہندوستانیوں کو اس امر کی اجازت ہرگز نہیں دیں گے کہ وہ اگر ہمارے ملک کی حدود میں رہیں"

اسی طرح ایک معاہدہ قبیلہ چغرزئی Cha gharzia کے ساتھ 12 جون 1891ء کو ہوا، جس کی شق نمبر 6 یہ تھی؛

"We will not permit any of the Hindustanis or their followers to settle in our country".

"(۲) ہم کسی ہندوستانی کٹ ملا یا ان کے پیروؤں کو اپنے ملک میں بود و ماند رکھنے کی اجازت نہیں دیں گے"۔

ان معاہدوں سے بالکل عیاں ہے کہ انگریز ہندوستانی مجاہدین کے وجود کو اس سرحدی علاقہ میں برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ لہٰذا یہ معاہدے مختلف قبائل سے کیے گئے لیکن پھر بھی ان کو انگریزوں کا جاسوس کہا جاتا ہے کتنے افسوس اور شرم کی بات ہے۔ حقائق اور انگریزوں کی سرکاری دستاویزات سے قطعی طور پر ناواقف اور لاعلم شخص ہی اس قسم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرمناک جسارت کر سکتا ہے۔

ان معاہدوں کے بعد ہندوستانی مجاہدین نے کسی نہ کسی طرح کوشش کر کے اور مقامی اثر ورسوخ استعمال کر کے اپنے رہنے کے لئے قوم امازئی وعمارہ خیل کی سرحدوں کے درمیان جگہ حاصل کی تو نواب سر محمد اکرم خان نواب امب نے 12 مئی 1893ء کو مندرجہ ذیل خط ڈپٹی کمشنر ہزارہ کو لکھا (یہ خط اردو میں ہے)۔

بخدمت مہربان دوستان جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ہزارہ سلامت باشید

پس از اشتیاق ملاقات آنکہ سرکار ذوی الاقتدار وحکام عالی شان صاحبان پر ظاہر ہے کہ قوم ہندوستانی مجاہدین برخلاف سرکار کے ہیں ہندوستانی مجاہدین اور ہاشم علی خان عدم اظہار واطاعت سرکار میں یکساں اور ایک مثل ہیں۔ گورنمنٹ عالی وقار کی جانب سے جس قدر کالا ڈھاکہ واقوام حسن زئی واکازئی ومدخیل وغیرہ سرحدی علاقہ غیر پر فوج کشی کی گئی ہے اور اقبال سرکار سے جب ان اقوام سرحدی علاقہ غیر نے اطاعت وفرمانبرداری سرکار باوقار کی منظور کی ہے تو سرکار کی جانب سے شروط قائم کی گئی ہیں۔ جیسا کہ منجملہ شرائط سے ایک شرط یہ قرار دی گئی ہے کہ ہندوستانی فرقہ مفسدہ مجاہدین کو کوئی قوم سرحدی علاقہ غیر اپنی حد میں آباد نہ ہونے دے۔ اگر کوئی فریق اقوام علاقہ غیر سے پناہ یا سکونت کی جگہ دیوے تو سرکار اس قوم کو اپنے برخلاف تصور کرے گی۔ منجانب اقوام علاقہ غیر شرائط مجوزہ سرکار کی بابت عہد نامہ تحریری لی گئی ہیں۔ ہندوستانی مجاہدین کو پابندی احکام مجریہ سرکار علاقہ حسن زئی واکازئی ومدخیل میں جگہ سکونت ورہنے کی نہ ملی اور ان پر سہ پتہ جات نے ان کو پناہ نہ دی کیونکہ سنوات ماضیات میں قوم ہندوستانی مجاہدین جب موضع ملکا اور ستھانہ سیداں میں آباد ہوئے اور قوم امازئی وجدون نے اس فرقہ کے ذریعے سے اپنے واسطے ایک قسم کی طاقت اور قوت حاصل کی۔ تو رفتہ رفتہ ملک سوات وجملہ وبونیر تک ایک شاخ فتنہ کی قائم ہوئی جس میں سرکار دولت مندار کو تکلیف اور آخرالامر نوبت فوج کشی کی ہوئی۔ موضع ملکا اور ستھانہ کی بیخ کندی کی گئی۔ نصرت وفتح مندی سرکار کو حاصل ہوئی۔ ہنوز جب ہندوستانیاں کو اور قوموں میں جگہ سکونت وقیام کی نہ ملی تو قوم امازئی وعمارہ خیل سے سلوک پیدا کیا اور جگہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیام کی مابین حد قوم عمارہ خیل و امازئی کی تجویز کی اور ان دونوں قوموں نے اپنی حد کے اندر قیام اور رہنا قوم ہندوستانی کا منظور کر کے جگہ دی ہے اور علاقہ امازئی اور علاقہ ریاست امب پار دریائے ابا سندھ سے سراسر ملک امازئی سے ملا ہوا ہے۔

عمارہ خیل و امازئی ہندوستانیوں کے ذریعے سے اپنے واسطے ایک قسم کی طاقت و قوت حاصل کرتے ہیں اور قیام پذیر ہونا ہندوستانیاں کا اس گوشہ میں مانند قیام گاہ ملکا و ستھانہ کے تصور ہے جس سے پہلے چند دفعہ شاخ فتنہ کی برپا ہوتی رہی ہے اگرچہ ہماری سرکار باوقار کے اقبال سے ان لوگوں کا خیال باطل ہے' مگر تاہم نوخاستہ شاخ فتنہ کو فرو کرنا ضروری ہے اس وقت ہمارے حکام عالیشان صاحبان ضلع کی ادنیٰ اور تھوڑی توجہ سے یہ شاخ فتنہ کی فرو ہوتی ہے اور استیصال اس کا اس وقت بہت آسان ہے۔ احتمال ہوسکتا ہے کہ اگر سرکار اس وقت اغماض فرما کر ان کی طرف خیال نہ فرماوے تو رفتہ رفتہ بالضرور قوم ہندوستانی پختہ طور پر قیام پذیر ہو کر خواہش اور مطالبات اپنے ظاہر کریں گے چونکہ ان دونوں قوموں کا یعنی عمارہ خیل و قوم امازئی کا ضلع ہزارہ جانب اتمان بلاق ضلع مردان سے تعلق ہے۔

اس لئے اپنے مہربان ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع ہزارہ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ منجانب حضور آل دوستدار اور اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر مردان کی طرف غور فرما کر عمارہ خیل و قوم امازئی کے نام احکامات تاکیدی و تہدیدی جاری فرمائی جاویں اور ان کو آگاہ کیا جائے کہ قوم ہندوستانی مجاہدین کو اپنے علاقہ کے حد میں قیام گاہ و پناہ نہ دیویں واجب تھا گذارش کرنا آئندہ مالک ہیں۔ تحریر بتاریخ 12 مئی 1893ء مہر نواب سر محمد اکرم خان

(Manuscript "C" File No.342
Major Head XXXIII sub Head (G)
Subject:- SETTLEMENT OF THE HINDUS
TANIFANATICS IX THE AMAZAI COUNTERY).

مسودہ سی۔ مسل ۳۴۲
عنوان کبیر ۳۳' ذیلی عنوان (جی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موضوع: ہندوستانی کٹ ملاؤں کا امازئی علاقہ میں سکونت اختیار کرنا۔

یہ خط جو کہ لفظ بہ لفظ اوپر نقل کیا گیا ہے آنکھیں کھولنے والا ہے۔ اس خط پر کیا کارروائی ہوئی اور انگریزوں نے کیا پالیسی اختیار کی یہ موضوع اس وقت زیر بحث نہیں ہے لیکن ہندوستانی مجاہدین کا انگریزوں کے لئے انتہائی خطرناک ہونا اس سے بالکل واضح اور عیاں ہے نیز ہمارے نوابوں' جاگیرداروں اور راجاؤں کی چاپلوسی' خوشامد اور جاسوسی کی نشاندہی کرتا ہے۔

جب تمام قبائل علاقہ غیر کے ساتھ یہ معاہدے ہوئے اور کوئی قوم ہندوستانی مجاہدین کو رہنے کے لئے جگہ دینے پر آمادہ نہ تھی اور یہ بیچارے تنگ آ گئے تو مجاہدین کے اس وقت کے امیر مولوی عبداللہ خان ؒ نے 6 مئی 1895ء کو غلام خان اور مولوی احمد جی جو امازئی کے اس وقت کے سرکردہ اشخاص تھے۔ مندرجہ ذیل خط لکھا۔

"............When I first determined to take any abode in your country (Amazai) you took a pledge from me that I should never commit any offence in the British territory and in agreeing to this. I told you that if the Goverment ever interferred with us we would be obliged to act to the best of our power in self-defence........... Before this also. If I have never been gulity of aggression and this was on this account only that I did not take part in Bayo Expedition......

Please enquire from the Goverment and let me know whether or not they will leave us alone in our present in-offensive attitude, especially when we keep to our promise and show no hostilities to British Government".

(Proceedings 35 of 1895 Translation of a

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

letter dated. 10th Zeqaad 1312-6.5.1895 from Maulvi Abdullah. the leader of the Hindustani fanatics to Ghulam Khan and Maulvi Ahmad Ji Amazai).

''جب میں نے پہلے پہل آپ کے ملک میں رہائش اختیار کرنے کا عزم کیا تھا تو آپ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ اگر حکومت برطانیہ نے ہمارے معاملات میں کبھی مداخلت کی تو حفاظت خود اختیاری کے طور پر ہم اپنی ساری قوت کے ساتھ اقدام کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔۔۔۔ اس سے قبل بھی اگر میں نے کبھی تلوار اٹھائی ہے تو صرف حفاظت اختیاری کی خاطر، میں کبھی بھی جارحیت کا مرتکب نہیں ہوا اور یہی وجہ تھی کہ میں نے بائیومہم میں حصہ نہیں لیا۔۔۔۔ براہ کرم حکومت برطانیہ سے پوچھ کر بتائیں کہ وہ ہماری موجودہ عدم جارحانہ حالت میں ہمیں ہمارے حال پر چھوڑیں گے یا نہیں' بالخصوص جب ہم اپنے وعدہ پر کاربند ہیں اور برطانوی حکومت کے تعلق میں کسی شورش کا مظاہرہ نہیں کرتے''

رو داد 35 سال 1895ء ترجمہ خط مورخہ 10 ذیقعدہ 1312ھ (مطابق 6 مئی 1895)

منجانب مولوی محمد عبداللہ ہندوستان کٹ ملاؤں کا قائد' بجانب غلام خان و مولوی احمد جی امازئی)

یہ خط ایسے حالات میں تحریر ہوا کہ جب اس زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے ہندوستانی مجاہدین کے لئے کوئی قطعہ اراضی انگریزوں نے رہنے کے لئے نہیں چھوڑا۔

فی الحقیقت مجاہدین انگریزوں کے دل کے کانٹے تھے اور انگریزوں نے اس بات کو خود اپنی خفیہ رپورٹوں میں تسلیم کیا ہے اور انگریزوں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ ان مجاہدین کو اس علاقے سے نکال دے اور نیست و نابود کریں ایک اقتباس ملاحظہ ہو جو کہ جنگ امبیلہ کے سلسلے میں ایک خفیہ رپورٹ سے ماخوذ ہے۔

"The campaign arose from the attempt to drive the Hidustanis from Malka. Since 1852. When the Hindustanis joined the Hassanzaia against us, they had been regarded by the political officers as a thorn in our side to be eradicated at any price. With this view

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Sir Herbert Edwards, in 1858 attacked and burnt their village at Sithana". (Coufidential Gazette of the NWFP from Bajawar and the Indus Kohistan on the North to the Mari Hills on the South.

Compiled for political and Military reference in the Intelligence Branch of the Quarter Master General,s Department in India.

Completed and edited by Lt. Col A.L.E Holmes, Bengal Staff Corps vol. I Simla. Printed at the Government CentralBranch Press 1887. (Page 122)

"ملکا سے ہندوستانیوں کو نکال باہر کرنے کے سلسلہ میں اس مہم کی ضرورت پڑی 1852ء سے لے کر اب تک جب ہندوستانی اور حسن زئی قبیلہ ہمارے خلاف متحد ہو گئے تھے۔ ہمارے پولیٹیکل افسروں نے انہیں ہمارے قلب میں پیوستہ خنجر قرار دیا تھا' جسے ہر قیمت پر تہس نہس کرنا منظور تھا۔ اس نظریہ کے تحت سر ہربرٹ ایڈورڈز نے 1898ء میں ستھانہ پر حملہ کر کے ان کا گاؤں نذر آتش کر دیا۔

صوبہ سرحد کا خفیہ گزٹیر --- بجانب شمال بجواڑا اور سندھ کوہستان تا پہاڑی علاقہ مری بجانب جنوب پولیٹیکل وملٹری حوالہ کے لئے کوارٹر ماسٹر جنرل کے محکمہ کے انٹیلی جنس برانچ کا مرتب کردہ --- تکمیل وتدوین از لیفٹیننٹ کرنل اے۔ایل۔ای۔ہومز--- بنگال سٹاف کور جلد نمبر ا۔ ۱۸۸۷ء میں گورنمنٹ سنٹرل برانس پریس میں طبع ہو) (ص ۱۲۲)

ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو جو کہ انڈیا آفس لنڈن سے ایک خط بنام وائسرائے ہند سے لیا گیا ہے۔

"It appears from them (reports) that band of Hindustani fanatics who have so often been the cause of disquiet on the border and who were driven from Sithana by the operations of Sir Sydney Cotton,s Force in 1858 had in the course of 1863 again occupied that

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

place"

Confidential India office
Politcal

No.2 London 16. january 1864 to H.H the Right Honorable Governor General of India.

File No.2.Major Head XXXIII Sub-Head. G. Subject: Hindustani Colony Ambella and Sithana.

''ان (رپورٹوں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی کٹ ملاؤں کا ٹولہ جو سرحدات پر اکثر بدامنی کا موجب بنے ہیں اور جنہیں 1858ء میں سرسڈنی کاٹن کی فوج نے ستھانہ سے نکال باہر کیا تھا۔ سال 1863ء کے دوران اس جگہ پر پھر قبضہ کرلیا ہے''

حوالہ؛ خفیہ / پولیٹیکل انڈیا آفس لائبریریڈ

نمبر۲ لندن ۱۶ جنوری ۱۸۶۴ء بجانب ہز ہائی نس دی رائٹ آنریبل گورنر جنرل ہند۔

مسل نمبر۲۔ عنوان کبیر ۳۳۔ ذیلی عنوان جی۔ ہندوستانی نوآبادی۔۔۔ امبیلہ وستھانہ

آخر میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ انگریز تو مجاہدین سے اتنے خائف اور ہراساں تھے کہ ان کی معمولی تعداد سے بھی وہ لرزہ براندام تھے کیونکہ وہ مومن اور مجاہد تھے۔ مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کے سول ملٹری گزٹ کا ایک تراشہ حکومت ہند نے آزادی کمشنر اینڈ سپرنٹنڈنٹ پشاور ڈویژن کو 7 جون 1893ء ایک مراسلہ کے ساتھ بھیجا۔ حالانکہ اس وقت مجاہدین کی طاقت مقامی قبائل کے ساتھ معاہدوں کی وجہ سے کمزور پڑ گئی تھی۔ وہ تراشہ یہ تھا؛

"Extract from Civil and Military Gazette dated 22.5.1893. News from beyond Boner shows that Maulvi Abdullah, a leader of the Hindustani fanatic and a man who has at times taken an active part in the Black Mountain against the Government has lately come from Kabal gram to Tappa Amazai. There Malik

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Ghulam Khan of Chirorai has given him and his following three villages nagrai, Talvi and Khandia. The Monlvi is said,to be accompanied by 600 men. general idea from that direction is that there will be further trouble in the autumn. if not sooner".

اقتباس از اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء

''بونیر پار سے آنے والی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستانی کٹ ملاؤں کے قائد مولوی عبداللہ جو متعدد بار کوہ سیاہ کے علاقہ میں حکومت برطانیہ کے خلاف سرگرم عمل رہے ہیں۔
اب حال ہی میں پھر کبل گرام سے ٹپہ امازئی آ گئے ہیں۔
جہاں ملک غلام خاں (قبیلہ چیروزئی) نے انہیں اور ان کے پیروں کو ناگروئی، طلوی اور کھنڈاۓ کے تین گاؤں دے دیئے ہیں
مولوی صاحب مبینہ طور پر ۶۰۰ افراد ہمراہ لائے ہیں۔
اس جانب یہ خیال عام ہے کہ اس علاقہ میں جلد نہیں تو موسم خزاں میں ضرور گڑبڑ ہوگی۔

مندرجہ ذیل حقائق کی روشنی میں جو کہ بلا تبصرہ پیش کیے گئے ہیں اور جو کسی مورخ کے خیالات نہیں بلکہ سرکاری ریکارڈ ہے اور سرکاری فائلوں سے لئے گئے ہیں۔
اب میں قارئین کرام پر چھوڑتا ہوں کہ وہ خود رائے قائم کریں کہ کیا تحریک بالا کوٹ کے مجاہدین انگریزوں کے جاسوس تھے یا انگریزوں کے جانی دشمن؟ ❶

❶ ترجمان القرآن لاہور فروری 1983 صفحہ 315 سے سید میر بادشاہ بخاری ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزادی کا سالار اعظم مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی

جماعت مجاہدین کے ایک بہت بڑے رکن امیر گھرانے کے فرزند جن کے والد ماجد مولوی میراں بخش ریلوے سے غالباً پلیٹ پیر کے درجے سے سبکدوش ہوئے مولوی فضل الٰہی نے بھی اس محکمے میں ملازمت اختیار کر لی دل میں ابتداء ہی سے اسلامی خدمات کی تڑپ موجود تھی مجاہدین سے تعلق پیدا کیا ۱۹۰۳ء ۱۹۰۴ء سرحد پہنچے اور امیر عبدالکریم کے ہاتھ پر بیعت کی ۱۹۰۶ء میں ملازمت ترک کر دی اور جماعت کے لئے چندہ اور آدمی فراہم کرتے رہے اور تمام ملکی رہنماؤں سے گہرے تعلقات پیدا کر لئے خاص کر مولانا ابوالکلام آزاد ہیں جماعت کو جس چیز کی ضرورت ہوتی مولوی موصوف پوری کر دیتے تھے۔ ❶

انگریز سے بغاوت

مولانا فضل الٰہی کا شمار ملک کے ان چند گنے چنے لوگوں میں ہوتا ہے جن کی پوری زندگی اسلام کی سربلندی' انگریز دشمنی اور تحریک پاکستان کو کامیاب کروانے میں گزری۔ مولانا کو انگریز سے دلی نفرت تھی۔ سی' آئی' ڈی کی رپورٹ کے مطابق یہی وہ شخص ہے' جس نے چینیاں والی مسجد کے مولوی عبدالرحیم کے اشتراک وتعاون سے لاہور کے جہادی طلبہ کے فرار کا انتظام کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔ اس پارٹی کے ہمراہ ہری پور ہزارہ تک گیا۔ ❷

اور پھر خود آزاد قبائل میں مولانا عبدالرحیم سے جا ملا اور قبائل کو آمادہ جہاد کرنے میں مدد دی۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے شب قدر پر حملہ میں حصہ لیا تھا' (شب قدر سرحد کا اب ایک نہایت پر رونق علاقہ' پشاور سے آزاد قبائل کو جاتے ہوئے راستہ میں آتا ہے۔ مولانا کے متعلق انگریز لکھتا ہے کہ مولوی فضل الٰہی ہر اس شخص میں جہاد کی روح پھونک دیتا تھا جو اس سے ملتا تھا۔ ❸

سابق پرنسپل طبیہ اسلامیہ فیصل آباد:-

حکیم مولانا عبداللہ نصر علیگ اپنی آپ بیتی میں ذکر کرتے ہیں کہ میرا تعلق سوہدرہ

---

❶ سرگذشت مجاہدین ۵۶۸ صفحہ ۴۲ ❷ تحریک شیخ الہند ص 419 ❸ معارف لاہور ص 11 جون 1982ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے تھا اور میں جامعہ منانیہ وزیر آباد میں داخل ہوا (جس کو استاد پنجاب حافظ عبدالمنان وزیر آباد نے قائم کیا تھا۔) کہ مدرسہ کے طلباء ہر جمعرات کو عشاء کی نماز کے بعد جلسہ کیا کرتے تھے۔

جس میں طلباء تقریر کرنے کی مشق کیا کرتے تھے نماز پڑھنے کے بعد اکثر نمازی چلے جایا کرتے تھے' جو چند ایک رک جاتے وہ بھی بعد ازاں باری باری چلے جاتے' صرف ایک شخص شرقی دیوار سے ٹیک لگائے لوئی (کمبل) اوڑھے منہ لپیٹے بیٹھا رہتا اور وقفہ وقفہ سے یہ نغمہ الاپتا رہتا۔

''ایس عشق حقیقی اندر سجناں' سب کجھ ہتھوں دیئے' تاں کجھ لیئے'' یعنی اس حقیقی عشق الٰہی میں سب کچھ راہ خدا میں قربان کر دینے کے بعد صلہ ملتا ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے۔

تیری الفت کے کوچے میں ضرر پہلے نفع پیچھے

بعد ازاں معلوم ہوا کہ ان کا نام مولوی فضل الٰہی ہے اور ان کا تعلق ''مجاہدین'' سے ہے۔ ہمیں تجسس ہوا کہ معلوم کریں کہ یہ مجاہدین کیا ہوتے ہیں؟ دریافت کرنے پر مولوی فضل الٰہی صاحب نے بتایا کہ یہ انگریز جو یہاں ہمارے ملک میں حکومت کر رہا ہے۔ یہ اسلام کا دشمن ہے اور اندر خانے اس نے ہندو سے گٹھ جوڑ کر رکھا ہے اور ہندو بھی ہمارا دشمن ہے اور ان دونوں کی مسلمانوں سے دشمنی مذہبی اور سیاسی قسم کی ہے انگریز کی مذہبی دشمنی یہ ہے کہ اس کے خیال میں ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر ان کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو پس پشت بیک گراؤنڈ میں ڈال دیا ہے۔ اور سیاسی دشمنی یہ ہے کہ انگریز نے ہندوستان کی حکومت جس پر ہم بلا شرکت غیرے قابض تھے ہم سے ہتھیائی یعنی مکر و فریب سے لی ہوئی ہے اور ہندو کی ہم سے مذہبی دشمنی یہ ہے کہ ہم نہ صرف یہ کہ ان کے بتوں دیوتاؤں کی زبانی مذمت کرتے ہیں بلکہ موقع ملے تو انہیں توڑ بھی دیتے تھے جیسا کہ غازی سلطان محمود غزنوی ؒ نے ان کے سب سے بڑے بت سومنات کو توڑا تھا۔ اور سیاسی دشمنی یہ ہے کہ ہمارے اکابر نے میدان کارزار پانی پت کے میدان میں) میں ان کا یہ ملک فتح کیا ہوا ہے•••

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے انگریز اور ہندو کے مسلمانوں سے عناد کا مختصر پس منظر۔ بنا بریں اس ملک کی مذہبی اور سیاسی بساط پر مسلمانوں کا مہرہ اژدہا جو دو طرف سے پٹ رہا ہو) میں ہے۔

طالب ادھر ہما ہے ادھر ہے سگ حبیب
اک مشت استخواں ہے کسے دوں کسے نہ دوں

مولوی صاحب نے فرمایا کہ سب سے پہلے ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ اسلام کے ازلی دشمن (انگریز) کو یہاں سے نکالے اسی مقصد کے پیش نظر غیر علاقے (یاغستان) میں مجاہدین اسلام کی جماعت تیار کی جا رہی ہے۔

تحریک مجاہدین کا جال سارے ہندوستان کلکتہ سے لے کر پشاور تک پھیلا ہوا تھا۔ اور انگریز اس سے ہراساں تھا۔ کہ یہ چنگاری سلگتے سلگتے فروغ حاصل کر کے شعلۂ جوالا نہ بن جائے انگریز جو بساط سیاست کا بڑا ہوشیار شاطر ہے' اس نے اس تحریک کا ایک توڑ یہ پیدا کیا کہ انہیں ''وہابی'' کہنا شروع کر دیا اور مسلمانوں کو یہ باور کرانا شروع کر دیا کہ یہ پیروں' فقیروں اور اولیاء اللہ کو نہیں مانتے۔ اور مسلمانوں کی سادہ لوحی ملاحظہ ہو کہ انہوں نے فرنگی کی لگائی ہوئی تہمت کو من وعن نہ صرف قبول ہی کر لیا بلکہ وہ عامۃ الناس کی نظروں میں انگریز سے زیادہ کھٹکنے لگے اور اپنے اس طرز عمل سے علامہ اقبالؒ نے اس فرمان پر مہر تصدیق ثبت کر دی' جو انہوں نے ''پنجابی مسلمان'' کے عنوان کے تحت لکھا ہے۔

مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت
کرے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد
تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہر کھیل مریدی کا تو برتا ہے بہت جلد
تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے
یہ شاخ نشیمن سے اترتا ہے بہت جلد

اور اس شاطر انگریز نے مجاہدین کی فعال جماعت کو بدنام کرنے پر مسلمانوں ہی سے ان کے خلاف لوگ پیدا کیے اور بعض غیر مسلموں کو ''مشرف بہ اسلام'' ظاہر کر کے انہیں مسلمانوں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیڈر بنایا اور انکی لیڈری کو اپنے خاص ہتھکنڈوں سے پروان چڑھایا اور پھر اندرون ملک اور بیرون ملک (کابل' قندھار اور یاغستان) ان سے جاسوسی کا کام لیا۔

جنھوں نے دل کھول کر "وہابی" کہہ کر ان کی مخالفت کی۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کے بعض فرقے انہیں دینی اعتبار سے مشکوک نظروں سے دیکھنے لگے۔ جس کا اثر اب تک چلا آ رہا ہے۔ اور غیر علاقے یاغستان میں جا کر انگریز کے ان خانہ ساز لیڈروں نے مجاہدین کے خلاف اس قدر زہریلا پروپیگنڈہ کیا کہ وہ ان کے انگریز سے بھی زیادہ دشمن ہو گئے۔

ع دکھلایا ہے میرے گھر کے چراغوں نے مجھے

امیر المجاہدین حضرت مولانا فضل الٰہی صاحب جب قیام پاکستان کے بعد وزیر آباد تشریف لائے تو راقم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے منجملہ دیگر امور کے ان خانہ ساز لیڈروں کی کارستانیوں پر بڑے دردناک پیرایہ میں تفصیلی روشنی ڈالی۔ اور بعض مشہور لیڈروں کے جنہیں انگریزوں نے بطور خاص تیار کر کے اس زہر کو پھیلانے کے لئے اندرون ملک کے ماسوا کابل اور یاغستان بھیجا تھا۔

کلیجہ تھام لو گے جب سنو گے داستاں میری

اور حضرت مولانا نے ان میں سے بعض خانہ ساز مذہبی رہنماؤں کے نام بھی بتائے تھے اور ان کے متعلق دستاویزی ثبوت بھی دکھائے میں ان کے نام لکھنے سے اس لئے محترز رہتا ہوں کہ اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں

مولانا فضل الٰہی صاحب (جو تا حال امیر المجاہدین کے منصب پر فائز نہیں ہوئے تھے) کی آواز کان میں پڑی۔ تو گویا انہوں نے ہمیں سوتے سے جگا دیا۔

نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
بس اک آن میں سوتی بستی جگا دی

ہم نے تہیہ کر لیا کہ واعدوالهم مااستطعتم (القرآن سورۃ انفال آیت 60) اپنے طور پر فرنگی سے نبرد آزما ہونے کے لئے تیاری کرنا چاہئے۔۔۔۔ چنانچہ ہم نے مذکورہ پروگرام میں ورزش کو بھی شامل کر لیا۔ جس کے نتیجے میں مدرسہ کی چھت پر صبح و مسا۔ ڈنٹر پیلنے' بیٹھک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگانے اور مالش کرنے کی گردان ہونے لگی۔ اور ضرب یضرب کی گردان اپنی عملی صورت میں جلوہ نما ہونے لگی۔ کچھ دنوں کے بعد ہم نے بعد مغرب کرم آباد (حضرت ظفر الملت مولانا ظفر علی خاںؒ کا گاؤں جو وزیر آباد سے دو میل کے فاصلہ پر ہے) تک دوڑ لگانا شروع کی۔ حضرت مولانا جب کرم آباد ہوتے تو خود بھی نالہ ایک کے پل تک (جو کرم آباد سے میل بھر کے فاصلہ پر ہے) دوڑ لگایا کرتے۔ جب آپ کو ہمارے عزائم کا علم ہوا تو بہت خوش ہوئے اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور فرمایا کہ بجائے شام کے اس ورزش کے لئے فجر کا وقت زیادہ موزوں ہوتا ہے چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا اور فرمایا جب میں یہاں ہوا کروں تو آپ میرے ہاں سے لسی پی کر واپس ہوا کریں۔

ع خدا خود میر ساماں بود ارباب توکل را۔

اس دور میں میرے استاد مولانا عمر دین تھے مولانا مرحوم کی اپنی حالت یہ تھی کہ ان کے نیچے کا دھڑ مفلوج تھا۔ وہ چل نہ سکتے تھے لیکن ایسے بے نفس تھے کہ اپنا گزارہ "ورق کوبی" کر کے کرتے اور کسی سے ایک حبہ تک کے روادار نہ تھے۔ طلباء کی اعانت کے لئے جو کوئی دے جاتا اس رقم کو طلباء پر ہی خرچ کر دیتے تھے۔ جملہ احباب ان کی اس شان استغناء اور عالی ہمتی سے بہت متاثر تھے۔ اور وہ کسی کے دباؤ میں نہیں آتے تھے۔

مولانا فضل الٰہی بھی اس دور میں اسی مدرسہ میں زیر تعلیم تھے' مولانا فضل الٰہی صاحب اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ اوپر کی کتابیں پڑھتے تھے یعنی وہ اوپر کی جماعت میں تھے' اور ہم نے انہیں دیکھا کہ یہ تینوں' اور طالب علموں سے تقریباً الگ تھلگ رہتے گویا اپنے ہی خیال میں لگن رہتے تھے۔

حادثہ:۔ لیکن اسی زمانے میں حادثہ رونما ہوا کہ ایک روز یہ تینوں مسجد کے صحن میں بیٹھے تھے کہ ان میں سے ایک نے اپنے ہم جماعت مولوی فضل الٰہی صاحب کو کہا کہ میں ذرا باہر جا رہا ہوں ابھی آتا ہوں' وہ باہر نکلا ہی تھا کہ مولوی صاحب بھی اس کے پیچھے ہی نکل گئے' کچھ دیر کے بعد ہم نے دیکھا کہ پولیس نے مسجد کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ ایک پولیس افسر مسجد کے اندر آیا اور اس نے پوچھا کہ مولوی فضل الٰہی کہاں ہے۔ کہا گیا کہ وہ باہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلے گئے ہیں۔ اس افسر نے ان کے تیسرے ساتھی کو گرفتار کر لیا۔ لیکن ہمیں بعد ازاں معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کے مکان کو بھی پولیس نے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ اور پولیس مولوی صاحب کو اندر تلاش کر رہی ہے' لیکن مولوی صاحب پولیس کے ہتھے نہیں چڑھے بلکہ پولیس کو تلاش بسیار کے بعد معلوم ہو گیا کہ

وہ جو بیچتے تھے دوائے دل۔ وہ دکان اپنی بڑھا گئے

اور انہوں نے پولیس کی آنکھوں کو خیرہ کر کے وزیر آباد سے روانہ ہو کر چمرقند و یاغستان جا کر دم لیا اور ثابت کر دیا

وادی عشق بے دور دراز است دلے
طے شود جادہ صد سالہ بہ آہے گاہے

کہ مسجد کے صحن میں جب ہم بیٹھے ہوئے تھے اور میرے ہم جماعت نے جب کہا کہ میں ذرا باہر جا رہا ہوں۔ ابھی آتا ہوں۔ تو اس کے جانے کے معا بعد مجھے القا ہوا کہ یہ شخص سی۔ آئی۔ ڈی کا آدمی ہے اور تیری گرفتاری کے لئے پولیس کو بلانے گیا ہے۔ اس لئے میں مسجد سے اٹھ کر فوراً گھر گیا اور ان سے جو کچھ کہنا تھا کہہ کر

اب تو جاتے ہیں میکدے سے میر
پھر ملیں گے گر خدا لایا

یہ (سی۔ آئی۔ ڈی والا) شخص مولوی صاحب کے ساتھ تین چار سال پڑھتا رہا۔ اور اسی مقصد کے لئے حکومت نے اس کو مولوی صاحب کے ساتھ منسلک کر رکھا تھا' کہ ان سے مجاہدین کے حالات معلوم کرے اور پنجاب میں اس تحریک کے کارکنوں کا کھوج لگائے۔ لیکن

دشمن اگر قوی است' نگہبان قوی تر است

اللہ تعالیٰ نے انہیں دشمن کے نرغے سے بال بال بچا لیا

مولانا صاحب کے چلے جانے کے بعد ہمارے دل کی رونق بھی چلی گئی اور ہم (راقم اور مولوی اصغر علی) وہاں سے گوجرانوالہ حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کی خدمت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہوئے۔ ❶ مولانا کی لگائی ہوئی جوت کی ساری عمر آبیاری کی واقعہ جس سے ملتے جہاد کی روح پھونک دیتے۔

مولانا مختلف روپ میں مجاہدین کا کام کرتے تھے

گرفتاری برطانوی حکومت نے 7 نومبر 1915ء کو مجاہدین کو چندہ بھیجنے کے جرم میں گرفتار کر کے جالندھر میں نظر بند کر دیا لیکن مولانا صاحب کا نشہ ایسا نہ تھا جس سے اسیری کی ترشی اتر سکتی۔ انہوں نے جیل میں ولی محمد نامی ایک وارڈر کو اپنا ہمنوا بنالیا اس کے ذریعے تمام رفیقوں کا سرگرمی کے ساتھ کام جاری رکھا جب گورنمنٹ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے تمام ساتھیوں کو گرفتار کر لیا۔ ❷

پابندی اٹھنے کے بعد مولانا فضل الٰہی نے چاقو چھریاں بیچنے کے بہانے مجاہدین کے لئے دوبارہ چندہ فراہم کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ 1920ء میں وہ رتلام میں معاونین کی ایک میٹنگ میں شرکت کر رہے تھے کہ انہیں اطلاع ملی کہ ان کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے ہیں اور پولیس ان کی تلاش میں ہے۔ مولانا 17 اگست 1920ء کو (خفیہ) طور پر چمرقند پہنچ گئے۔ ان کی عدم موجودگی میں انگریز سرکار نے ان کی جائیداد نیلام کر دی۔ ❸

مولانا وزیرستان میں

مولانا نے فقیر اپی کی دعوت پر تین سال وزیرستان میں گزارے جہاں وہ فقیر صاحب کے ساتھ مل کر انگریزوں کے خلاف جہاد میں حصہ لیتے رہے "کیونکہ "فقیر اپی نے وزیرستان کے علاقہ میں انگریز کے خلاف جہاد شروع کر رکھا تھا۔ ❹

مولانا کے گھر کی نگرانی سخت کر دی گئی محلے والے پل پل کی خبر پولیس تک پہنچاتے تھے ریلوے اسٹیشن پر سی آئی ڈی کے افراد موجود رہتے جو ہر اجنبی مسافر پر کڑی نظر رکھتے تھے کہ وہ کہیں مولانا کا قاصد نہ ہو۔ ایک سپیشل پولیس کا آدمی مولانا کے گھر کے سامنے قصابوں کے گھر رہنے لگا کہ جب مولانا آئیں تو اطلاع دی جائے۔ تحریک جہاد کے

---

❶ ہفت روزہ الاعتصام 28 اپریل 1982ء ❷ سرگزشت مجاہدین 569 خلاصہ ❸ مولانا فضل الٰہی ص 104 المعارف ص 17 جون 1982ء سید بادشاہ کا قافلہ ص 428 ❹ فضل الٰہی ص 140

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ میں بہت سے قاصدین کو تختہ دار پر چڑھایا مگر مجاہدین اپنے عزم سے باز نہ آئے مولانا کا تحریک خلاف 1919ء کے دوران ہندوستان کا داخلہ برٹش گورنمنٹ نے ممنوع کر رکھا تھا۔ مولانا آزاد نے ایک قرارداد پیش کی جس کا مقصد یہ تھا کہ انگریز مولانا سے تمام پابندیاں ختم کر دے تاکہ وہ واپس وطن آ سکیں۔ ❶

انگریز کو مولانا سے خطرہ

حضرت مولانا فضل الٰہی کے لئے 1930ء تا 1934ء کا دور بہت پر خطر دور تھا اس کے باوجود آپ نے جذبہ دینی کے تحت قبائل کو متحد کرنے میں گزارا 1936ء تا 1938ء تک یاغستان کا دورہ کرتے رہے اس دوران انگریزوں کے ساتھ کئی جھڑپیں ہوئیں۔ ❷

حکومت افغانستان سے تعاون لینا چاہتے تھے

حضرت مولانا فضل الٰہی صاحب قبائل کے اتحاد میں حکومت افغانستان سے بھی تعاون حاصل کرنا چاہتے تھے ایک دفعہ 27 اگست 1926ء اور 1932ء میں ایک وفد کی صورت میں حضرت افغانستان پہنچے۔ صدر افغانستان سے ملاقات ہوئی۔ وہ آپ کے اخلاص سے بہت متاثر ہوا۔ چنانچہ نادر شاہ نے حضرت صاحب سے کہا کہ حکومت برطانیہ خواہش مند ہے کہ آپ واپس چلے جائیں آپ سے کسی قسم کی باز پرس نہیں کی جائے گی۔ جا کر امن و آسائش کی زندگی بسر کریں اگر خیال ہو تو آپ کو بھجوا دیا جائے۔ مولانا نے فرمایا میں نے وطن کو دنیا کی خاطر نہیں چھوڑا۔ صرف دین کی خاطر اور انگریز دشمنی کے لئے ہجرت کی ہے اسی لئے تمام تکالیف برداشت کر رہا ہوں۔ انکار پر نادر شاہ نے ستر جریب زمین گزارہ کے لئے اور تین صد روپیہ ماہوار کی پیشکش کی کہ آپ کابل میں رہیں مگر آپ نے انکار کر دیا۔ ❸

اسی طرح کا ایک اور واقعہ اس طرح ہے انگریز نے ایک شخص حاجی روئیداد خاں کو بھیجا کہ فقیر صاحب سے ہماری صلح کی بات چیت کراؤ کیونکہ اس وقت جرمن سے جنگ چھڑ

❶ حیات مولانا فضل الٰہی 159 ❷ سید بادشاہ ... 427 ❸ مولانا فضل الٰہی 140

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چکی تھی۔ کیونکہ مولانا' فقیراپی کے ساتھ ہوتے تھے۔ مولانا نے ایسے مطالبات (سفیر) کو لکھ دیئے جوانگریز کے لئے نہایت ذلت آمیز تھے۔ انگریز نے یہ تحریر پہچان لی انہیں اور بھی تشویش ہوئی چنانچہ انہوں نے حکومت افغانستان کو کہا انہیں اپنے پاس بلاؤ جس کا لالچ مانگیں ہم دے دیں گے۔ چنانچہ حکومت افغانستان کی طرف سے وزیراعظم محمد ہاشم خاں نے اپنے علاقے خوست کے حکمران کی معرفت دو دفعہ پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے پاس آجائیں ہر قسم کی سہولت میسر ہوگی باقی ماندہ زندگی آرام سے گزاریں آپ کی عمر کا تقاضا یہی ہے۔ مولانا نے ایسا جواب دیا جوسونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے۔

''ہم وطن سے آرام کی خاطر نہیں آئے آرام وطن میں بہت مل سکتا تھا ہم تو وطن کو غیروں سے آزاد کرانے کے لئے آئے ہیں خدا آپ کوخوش رکھے اگر کبھی فرصت ہوئی تو حاضر ہو جائیں گے اور مولانا نے کہا کہ آپ نے تو اپنے ملک کوآزاد کرالیا (بچہ سقہ سے) ہم بھی کوشش کر رہے ہیں اگر کامیاب ہو جائیں یا شہید ہو جائیں مقصد پورا ہو جائے گا۔ انشاءاللہ ❶

سفر حج اور اٹلی سے رابطہ

مولانا نے عبدالرزاق کابلی کے نام پر حج کیا۔ برطانوی انٹیلی جنس عام دنوں میں چوکس رہا کرتی تھی اب تو جنگ کے ایام تھے دوران سفر ایک بوڑھا مولانا کے ساتھ ہولیا اس نے کہا میں نے آپ کو پہچان لیا ہے آپ فضل الٰہی تو نہیں؟ 1914ء میں میں نے آپ کو گرفتار کیا تھا آپ تین سال جالندھر جیل میں رہے مولانا نے بڑی بے نیازی سے کہا وہ کوئی اور ہوگا میرا نام حمید الدین ہے۔ اجمیر شریف کا ملنگ ہوں حج پر جارہا ہوں۔ اس سفر میں مولانا کے ساتھ غازی عبدالغنی قصوری بھی تھے۔❷

امیرالمجاہدین نے عبدالغنی سے آہستہ سے فرمایا بیٹا گرفتاری کا خطرہ ہے آپ لوگ ہوشیار رہیں پھر آپ نے وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی اپنے رب کے آگے دست

❶ حیات مولانا فضل الٰہی ص 150 ❷ سید بادشاہ کا قافلہ ص 435

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استمداد پھیلا دیا کہ اے پروردگار تیرے گھر کی زیارت کے لئے نکلا ہوں ہندوستان کے دارالکفر کو دارالاسلام بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جب جدہ کی بندرگاہ پر اترے تو مولانا فضل الٰہی بھیس بدل کر حاجیوں کے ہجوم میں چھپتے چھپاتے بندرگاہ سے نکلے۔

سفیر اٹلی سے ملاقات

مولانا محمد دین صاحب جواب بھی بقید حیات ہیں اور نثار کالونی فیصل آباد میں اپنے بیٹے مولانا عبدالعزیز راشد کے ہاں قیام پذیر ہیں وہ مجاہدین کے درمیان یعقوب کے نام سے مشہور تھے۔

مولانا فضل الٰہی نے بیان کیا کہ میں اٹلی کے سفیر سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں محمد یعقوب نے کہا اس کا ایک آسان حل یہ ہے کہ آپ میری بیوی بن جائیں اور برقعہ پہن لیں۔ مولانا نے یہ فارمولا تسلیم کر لیا۔ مولانا کو لیکر محمد یعقوب چل پڑے۔ راستے میں کسی نے سوال کیا آپ کدھر جا رہے ہیں' یعقوب نے کہا یہ میری بیوی بیمار ہے اس کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جا رہا ہوں اس کے دفتر میں پہنچ کر مولانا نے اپنا مدعا بیان کیا۔ تو وہ فوراً سمجھ گئے کیونکہ آزاد ریڈیو سے اقبال شیدائی سیالکوٹی اکثر ان کا تذکرہ کرتا رہتا تھا' مولانا مسولینی اور ہٹلر سے ملنا چاہتے تھے۔ اطالوی سفیر ان کے نام سے اور کام سے پہلے ہی واقف تھا کہ وہ انگریز کے خلاف وطن کی آزادی اور اسلام کی سربلندی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اس نے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا اور تین افراد کے لئے ہوائی سفر کا انتظام کر دیا۔ ❶

مولانا کی جب ملاقات ہوئی تو انکے ساتھ یعقوب مجاہد بھی تھے۔ مجاہد یعقوب بہت لمبے تڑنگے تھے ان کا قد و قامت دیکھ کر وہ حیرت زدہ رہ گیا بے ساختہ پکار اٹھا (Camel of Mujahidin) مجاہدین کا اونٹ' یہ ملاقات جدہ میں ہوئی۔ اس کا ذکر خود مولانا محمد دین عرف یعقوب مجاہد نے ایک ملاقات میں کیا۔ راقم کی بھی مولانا محمد دین سے ان کے گھر نثار کالونی میں کئی بار ملاقات ہوئی مولانا محمد دین میرے سسر مولوی

---

❶ سید بادشاہ کا قافلہ 435

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوشی محمد صاحب ٹھیکیدار ننکانہ کے دلی دوست تھے پوری زندگی اخوت اسلامی کا رشتہ برقرار رہا' انہوں نے مجاہدین کے بہت سے دینی واقعات بتائے آپ مولانا عبدالعزیز راشد فیصل آبادی کے والد محترم تھے اب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہٹلر سے ملاقات

رومۃ الکبریٰ سے مولانا برلن پہنچے وہاں ہٹلر سے ملاقات ہوئی اور مجاہدین چمرکند کے امیر کی حیثیت سے انہوں نے جرمنی کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کئے۔

امیر المجاہدین نے ہندوستان کو آزاد کرانے کا ایک ہمہ پہلو منصوبہ ہٹلر کے سامنے پیش کیا تھا جسے دیکھ کر وہ خود اور اس کے فوجی مشیر اس مرد درویش کی فوجی معاملات پر ماہرانہ نگاہ کے قائل ہو گئے۔ ❶

مولانا اٹلی میں

ملاقات کے بعد امیر المجاہدین اور ان کے ساتھی طیارے کے ذریعے اٹلی پہنچے۔

اس کی روداد بابا محمد دین عرف مجاہد یعقوب کی زبانی سنئے۔

بابا جی نے کہا کہ ان سے جو معاہدہ ہوا اس میں یہ طے پایا کہ ہم آپ کی مالی امداد کچھ اس طرح کریں گے کہ آپ کو طلہ بھیج دیا جائے آپ اس کو فروخت کر کے مالی مدد لے لیں' ان کے بقول اس کی ایک کھیپ انہوں نے روانہ بھی کی۔ مگر بعد میں حالات تبدیل ہو گئے۔

سلطان عبدالعزیز آل سعود سے ملاقات

مولانا اٹلی میں ملاقات کے بعد حج کے لئے جدہ پہنچے پھر احرام کا کفن بدن پر لپیٹے لبیک اللھم لبیک' کہتے ہوئے رب کی چوکھٹ پر حاضر ہوئے۔ ظلم و ستم کے اندھیرے پھر چھا رہے تھے طرابلس' لیبیا' سوڈان' الجزائر' عرب' ہندوستان اور عالم اسلام کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے افراد امت سے ملاقاتیں اور مذاکرات کرتے رہے۔ امیر المجاہدین نے

❶ سید بادشاہ ص 436

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والی نجد وحجاز سلطان عبدالعزیز آل سعود سے بھی ملاقات کی۔ سلطان آپ کی شخصیت سے بے حد متاثر ہوئے اور کئی روز تک سرکاری مہمان رکھا۔ ❶

تحریک پاکستان اور امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ مولانا کے ہندوستان آنے پر پابندی تھی "وہ ہر خطرہ مول لیکر ہندوستان وارد ہوئے سید بادشاہ کا قافلہ کے مصنف تحریر کرتے ہیں مگر انگریز حکومت کو خبر مل چکی تھی کہ وہ چرقند سے ہندوستان منتقل ہو چکے ہیں۔ قدم قدم پر اجنبی متجسس آنکھیں انہیں گھورتی ہوئی ملتیں لیکن سارے خطرات کے باوجود انہوں نے اپنا کام جاری رکھا"۔ ❷

قرارداد پاکستان 1940ء کے اجلاس میں مولانا کی شرکت

23 مارچ کو برصغیر کے مسلمان اپنی تاریخ کا ایک اہم فیصلہ کرنے والے تھے وہ فیصلہ جو پورے برصغیر کی تاریخ کا دھارا بدل دینے والا تھا شاہی مسجد کے سائے تلے منٹو پارک کی وسعتوں میں خیبر سے راس کماری تک پھیلی ہوئی امت مسلمہ کی امنگوں کا شعور خیمہ زن تھا ایک لاکھ کے اس تاریخی اجتماع میں وہ تاریخی قرارداد منظور کی گئی جو مسلمانوں کا نصب العین بنی اور جو "قرارداد پاکستان" کے نام سے مشہور ہے۔

پنڈال کے ایک گوشے میں ایک ملنگ بھی بیٹھا تھا لمبی ڈاڑھی، بڑی بڑی مونچھیں، کندھوں پر لٹکتی ہوئی زلفیں، نصف پنڈلیوں کو چھوتا ہوا کرتا، سر پر درویشی کلاہ، ہاتھ میں موٹے دانوں کی مالا اور پاؤں میں دیسی جوتے دیکھنے میں بالکل ان پڑھ لگتا تھا جیسا کہ ملنگ ہوا کرتے ہیں لیکن ان تاریخی لمحات کا فسوں اس کے چہرے سے اتنا گہرا نقش تھا کہ صاف پڑھا جاتا تھا اس کی نگاہ دور اسٹیج پر جمی ہوئی تھی جہاں ایک دبلا پتلا شخص کرسی صدارت پر جلوہ افروز تھا پنڈال میں موجزن ذوق وشوق کے زیر و بم کے ساتھ ساتھ ملنگ کے چہرے کا اتار چڑھاؤ دل میں اٹھنے والے جذبات کی غمازی کر رہا تھا جب یہ تاریخی اجلاس برخاست ہوا تو وہ ملنگ لاکھوں کے ہجوم میں غائب ہو گیا۔ یہ حضرت مولانا فضل الٰہی مرحوم امیر المجاہدین تھے۔ ❸

---

❶ سید بادشاہ کا قافلہ ص 437 ❷ 438 سید بادشاہ ❸ سید بادشاہ کا قافلہ 429,428

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزنامہ ''قومی دلیر'' گوجرانوالہ اپنی 21 اگست 1962ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ حضرت مولانا صاحب قیام پاکستان کے مشوروں میں برابر کے شریک رہے جب دہلی میں تقسیم ہند پر بحث ہو رہی تھی تو اس وقت آپ دہلی میں موجود تھے اور جب شملہ مشن سے گفتگو ہو رہی تھی اس وقت آپ شملہ میں موجود تھے۔ ❶ مولانا نے تحریک پاکستان کو کامیاب بنانے کیلئے ہتھیلی پر جان رکھ کر پورے ملک کا دورہ کیا۔ مولانا نے سارے خطرات کے باوجود اپنا کام جاری رکھا۔ راجپوتانہ' بنگال' بہار' سی پی' اور حیدر آباد دکن تک دورہ کیا ان علاقوں میں جگہ جگہ جماعت مجاہدین کی شاخیں قائم کیں' مولانا راغب احسن ایم اے بنگال کے امیر تھے۔

دکن میں نواب بہادر جنگ نے انکے ہاتھ پر بیعت کی۔ امیر المجاہدین نے انہیں دکن کا امیر جماعت بنایا۔ مولانا راغب احسن تحریر کرتے ہیں کہ ایک طرف مولانا دورے کر رہے تھے دوسری طرف انگریز حکومت ان کی تلاش میں تھی۔ برٹش گورنمنٹ کو ان کے داخلہ کی خبر مل چکی تھی شمالی ہندوستان کے ریلوے اسٹیشنوں پر رئیس المجاہدین مولانا فضل الٰہی کے فوٹو لگا دیئے گئے تھے اور ان کی گرفتاری و نشان دہی کے لئے بھاری انعامات کے اشتہارات بھی شائع کر دیئے گئے تھے دوسری طرف کانگریس ان کے داخلہ ہند اور تبدیلی عقیدہ و حمایت پاکستان سے بے خبر تھی سوائے مولانا آزاد کے جن سے رئیس المجاہدین بار بار مل چکے تھے کوئی کانگریسی واقف نہ تھا۔ ❷

مولانا عبداللہ الکافی سے ملاقات

مولانا نے عبداللہ الکافی سے طویل ملاقات فرمائی ان کو حالات سے آگاہ کیا مولانا عبداللہ الکافی نے کانگریس سے علیحدگی اور تحریک پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا باضابطہ بیعت کے ساتھ تحریک مجاہدین میں شریک ہوئے اور ان کے برادر اکبر مولانا عبداللہ الباقی بھی کانگریس سے علیحدہ ہو کر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ ❸

❶ حیات مولانا فضل الٰہی 162 سید بادشاہ 440'439 ❷ ہفت روزہ الاعتصام ص 8,6 جولائی 1960ء

❸ ہفت روزہ الاعتصام 8 جولائی 1960ء ص 6

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد علی جناح سے ملاقاتیں اور تحریک پاکستان

تحریک پاکستان کے مجاہد اور قائداعظم کے عظیم دوست بیان کرتے ہیں کہ مسلم لیگ اور مجاہدین میں رابطہ و تعاون مضبوط تھا' راقم کئی بار' رئیس المجاہدین کو قائداعظم اور اکابرین مسلم لیگ سے ملوا چکا تھا کلکتہ مسلم لیگ کے اکثر اکابر بیعت کر کے جماعت مجاہدین میں شامل ہو چکے تھے۔ جس زمانہ میں حیدر آباد دکن کے نواب نے بیعت کی' اسی زمانہ میں محمد علی جناح سے ملاقات ہوئی۔ جس میں پاکستان کے مستقبل اور اس کے قائم ہونے والے نظام حکومت پر گفتگو ہوئی۔ امیر المجاہدین نے اس سلسلے میں نظام کار پیش کیا جس کی غرض و غایت پاکستان کو اسلامی مملکت بنانا اور سید بادشاہ اور ان کے ساتھیوں نے جس مقصد کے نذرانے دیئے تھے اسے پورا کرنا تھا۔ ❶

لیاقت علی خان اور جناح سے ملاقات

استاذی المکرم شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ صاحب جو ملک کے نامور عالم دین ہیں بیان کرتے ہیں کہ

ایک دن مجاہد اعظم مولانا فضل الٰہی مرحوم اپنے خادم مجاہد عبدالغنی قصوری اور مولانا عبدالحکیم رحمانی قصوری کے ساتھ دارالحدیث رحمانیہ دہلی آ گئے میں اس زمانے میں وہاں مدرس تھا اور پنجابی ہونے کی نسبت میرے کمرہ میں تین دن قیام فرما رہے۔ دہلی میں گھومنے کے لئے مجھے بھی ساتھ لے جاتے تھے اور مختلف مقامات پر دوستوں سے تعارف بھی کرواتے راقم ان کے قیام پر بہت خوش ہوا تاہم مولانا روپوش تھے۔ اس دن اچانک تین بجے سہ پہر تشریف لائے۔ اپنا سامان خود ہی قلی کی طرح کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ مجھے دوسرے دن محلہ کشن گنج کی ایک مسجد میں حاضر ہونے کو کہا۔ بندہ وقت مقررہ پر مسجد میں پہنچ گیا مولانا اس وقت چائے کا اہتمام کر رہے تھے پیالیاں پرانی ٹوٹی پھوٹی تھیں ادھر سے لیاقت علی خان رفقاء سمیت تشریف لے آئے سب نے بیٹھ کر مسجد میں چائے پی ان دنوں

❶ روزنامہ مشرق 22 اگست 1990ء' (مولانا فضل الٰہی ص 164)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا روپوشی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ نواب زادہ لیاقت علی نے مولانا سے عرض کیا' پاکستان منظور ہو گیا ہے اب روپوشی کی ضرورت نہیں آپ کھلے آزادانہ چل پھر سکتے ہیں۔ دوسرے دن جناح کی ملاقات کے لئے دعوت دے گئے۔ ایک دفعہ دہلی میں گھومتے ہوئے ہم او کھلے گئے۔ او کھلہ ایک تاریخی مقام ہے جہاں پر صد سالہ جوبلی منائی تھی جس میں دارالحدیث کے اساتذہ و طلبہ بھی مدعو تھے ہمارے لئے خیمہ بھی لگایا گیا اس اجلاس میں کانگریس و مسلم لیگ کے چوٹی کے زعماء شریک تھے قائداعظم اور مولانا آزاد پہلی صف میں براجمان تھے۔

مولانا نے بتایا لیاقت علی خان کے ساتھ سردار عبدالرب نشتر وغیرہ بھی تھے۔ مولانا سے مسلم لیگ کی حمایت کی اپیل کی گئی۔ خصوصاً سرحد کے ریفرنڈم کے لئے تو مولانا نے حمایت کا یقین دلایا۔ یہ تمام باتیں مولانا نے فیصل ہال جامعہ سلفیہ میں ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے فرمائیں راقم اس موقع پر موجود تھا۔

سید حسین شہید سہروردی سے ملاقات اور ریفرنڈم سرحد و سلہٹ

مولانا نے جناح دوسرے مسلم لیگی رہنماؤں سے کئی ملاقاتیں کیں جن میں پاکستان کا مستقبل اور قائم ہونے والے نظام پر گفتگو ہوئی امیر المجاہدین نے اس سلسلے میں نظام کار بھی پیش کیا جس کی غرض و غایت پاکستان کو اسلامی مملکت بنانا اور سید بادشاہ اور ان کے ساتھیوں نے جس مقصد کے لئے خون کے نذرانے دیئے تھے اس مسودے پر سہروردی سے کلکتے میں ان کی کوٹھی پر رات ایک بجے سے صبح چار بجے تک بحث ہوتی رہی پھر اس پر دہلی میں قائداعظم کی کوٹھی پر غور و خوض ہوا اور آخر کار جماعت مجاہدین اور قائداعظم کے درمیان معاہدہ طے پا گیا۔ اس معاہدہ کے بعد جماعت کے کارکن مختلف علاقوں میں پھیل گئے اور تحریک پاکستان کا پیغام گاؤں گاؤں شہر شہر پہنچایا۔ قائداعظم پر قاتلانہ حملہ ہوا تو غازی عبدالغنی کی روایت کے مطابق ایک مجاہد غازی عبدالکریم نے اس حملے کو ناکام بنایا۔

مولانا کو قتل کروانا اور جمعیت علماء اسلام کا قیام ①

1926ء کے زمانے سے انگریزوں نے کئی بار اپنے ایجنٹوں کے ذریعے انہیں قتل کروانے کی کوشش کی لیکن وہ ہر بار بچ نکلے ② اور مولانا شبیر احمد عثمانی کی قیادت میں جمعیت علماء اسلام کا قیام بھی امیر المجاہدین کی پس پردہ کوشش کا ثمرہ تھا۔ ③ مولانا شبیر احمد عثمانی نے جمعیت علماء اسلام کے قیام کے سلسلہ میں فرمایا تھا کہ یہ مولانا ظفر احسن ہیں جو مجھ کو 1945ء میں گوشہ عزلت سے نکال کر جہاد پاکستان کے پلیٹ فارم پر لائے۔ ④

① سید بادشاہ 439 ② رف جون 1983 ص 13 ③ سید بادشاہ کا قافلہ 349 ④ نوائے وقت 11 دسمبر 1975

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1945ء کے انتخابات آسام سرحد کے ریفرنڈم اور اہل حدیث

جماعت مجاہدین پوری طرح مسلم لیگ کی حمایت کرتی رہی۔ 1945ء سے مسلم لیگ کی حمایت میں قریباً تمام مجاہدین کو پاکستان بنانے کے لئے میدان ہموار کرنے پر لگا دیا گیا بالآخر دسمبر 1945ء میں اسمبلی کے انتخاب کے نتائج کا جب اعلان ہوا تو مسلم لیگ کو حیرت انگیز کامیابی ہوئی یعنی سو فیصد نتائج مسلم لیگ کے حق میں تھے جس کی خوشی میں قائداعظم نے یوم فتح منایا۔ اس شاندار کامیابی کے بعد قائداعظم نے پاکستان کے مطالبہ سے کم، کسی قسم کی گفتگو کرنے سے انکار کر دیا بلکہ مسلم لیگ کی قراردادوں میں کچھ نئے الفاظ کا اضافہ ہو گیا بشرط ضرورت طاقت کا استعمال 'بغاوت' 'ڈائرکٹ ایکشن' وغیرہ (1)

انہی کی خفیہ تگ و دو سے اہل حدیث کی غالب ترین اکثریت نے اپنا وزن پاکستان کے پلڑے میں ڈالا مجاہدین نے ووٹوں کی یہ جنگ جیتنے میں بڑا کردار ادا کیا۔ (2)

مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) میں مولانا کے نائب مولانا راغب احسن تھے۔ ان کے متعلق قائداعظم نے فرمایا کہ علامہ راغب احسن۔ لیگ اور تحریک پاکستان کا زندہ ضمیر ہیں راغب احسن پر مجھ کو فخر ہے۔ (3) اور مغربی پاکستان صوفی محمد عبداللہ تھے۔

° مسلمانان ہند اجتماعی مصائب اور مشکلات کے اندر جس قدر حضرت سید احمدؒ قدس سرہ کے اتباع خصوصاً مرکز چمرقند نے حصہ لیا اور لے رہے ہیں اس سے جب کبھی قدرت کا ہاتھ پردہ اٹھائے گا تو پاکستانی ملت اور حکومت کو اس بات کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہ رہے گا کہ مسلمانان ہند کی کسی داخلی جماعت نے ان کے ملی استقلال کے منوانے اور دشمن کی متحدہ طاقتوں کے مقابلہ میں اسے ہر موقع پر کامیاب بنانے میں اس قدر حصہ نہ لیا ہو۔ اس گروہ نے جو ہندوستان سے باہر یاغستانی پہاڑوں کے اندر چمرقند نامی ایک کالونی کے اندر نہایت گمنامی کی زندگی بسر کرتا رہا۔ یہی گروہ ہے جس کے مبلغین نے برطانوی عہد کے اندر اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر بھیس بدلے برعظیم ہند کے طول و عرض کے دورے کئے اور متحدہ قومیت کو عہد حاضر کا سب سے بڑا خطرہ ثابت کر کے اس کی لپیٹ سے مسلمانان ہند کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔

ہندو قوم ان کے منصوبوں کو جو دوران جنگ (۱۹۳۹ء-۱۹۴۶ء) جاپانی امداد سے

---

(1) مولانا فضل الٰہی ص 162 (2) سید بادشاہ، 440 (3) 11 دسمبر 1975 نوائے وقت

www.kitabosunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برعظیم ہند کے اندر رام راج قائم کرنے اور مسلم ہستی کے مٹانے یا شدھی کرنے کے متعلق باندھے ہوئے تھی۔ الیکشن کی مہموں کو خاص طور پر ریفرنڈم کی بازی کے جیتنے میں جو اس گروہ نے عہد حاضر کا افضل ترین جہاد سمجھ کر حصہ لیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس نے پاکستان کا ایک پیسہ خرچ کرائے بغیر پٹھانستان کے فتنہ کو بتوفیق خداوندی محو کیا۔ یہ اس گروہ حق پرست پر اللہ تعالیٰ کی مخصوص نوازش کی دلیل ہے۔

شکر خدائے کن کہ موفق شدی بخیر
زانعام و فضل او نہ معطل گذاشت
منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنی
منت شناس ازو کہ بخدمت بداشت

خدانخواستہ اگر پٹھانستان کا فتنہ بھڑک اٹھتا تو یقیناً پاکستان منصۂ شہود میں آنے سے پہلے ہی عدم کے پردہ میں ہمیشہ کے لئے گمنام ہو جاتا۔ مشرقی پنجاب میں سکھوں کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو جس قیامت نما مصیبت سے دوچار ہونا پڑا ہے اس سے بدرجہا زیادہ پٹھانستان کا فتنہ ان کے لئے نہایت صبر آزما اور مہلک ثابت ہوتا۔ خانہ جنگی کی آگ آزاد قبائل کے ذریعہ بھڑکتی اور سارے پاکستان کو چشم زدن میں بھسم کر دیتی۔ پٹھانستان کے اس فتنہ کی پشت پر چونکہ ہندو قوم کا قارونی سرمایہ اور دولت افغانستان کا قومی رسوخ اور فقیر اپی کا روحانی اقتدار تھا اور ساتھ ہی اس کے مشرقی پنجاب کی طرف سے سکھ قوم اور سکھ ریاست کا عسکری نظام معاون و مددگار تھا ادھر پاکستان کے طول و عرض میں کئی ایسے عناصر تھے جو دن رات پاکستان کی ہلاکت اور اس کے لیڈروں کی تباہی کا تماشہ دیکھنے کے لئے ساعت شماری کر رہے تھے۔ اس لئے اس فتنہ کے کامیاب ہونے میں کسی سیاسی مفکر کو شک کرنے کی گنجائش نہیں ہو سکتی' روئیداد پٹھانستان کے شائع ہونے پر قارئین کرام کی معلومات میں بہت کچھ اضافہ ہوگا۔ انشاء اللہ دولت پاکستان کا ایک پیسہ بھی خرچ نہ ہونے پایا کہ یہ قیامت نامہ فتنہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ کے متبعین کی حسن تدبیر اور کوشش سے ہباء منثوراً ہو گیا۔

بہر حال جب حقیقت حال سے پردہ اٹھے گا تو پاکستان کی حکومت اور اس کی جملہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی جماعتوں کو خواہ وہ سیاسی ہوں یا مذہبی ماننا پڑے گا کہ واقعی حضرت سید احمدؒ کے متبعین مرکز چمرقند سرحد آزاد علاقہ باجوڑ و مہمند نے ان ساتوں نشان زدہ حوادث کے اندر سب سے زیادہ حصہ لیا اور اپنے فرائض کی انجام دہی کے اندر مسلم لیگ اور حکومت پاکستان پر کسی قسم کا مالی بوجھ نہ ڈالا بلکہ جو کچھ کیا وہ اپنے ہی محدود ذرائع سے کیا۔ (الحمد للہ علی ذالک) ❶

پٹھانستان کی روئیداد کا مسودہ بہلول زائی کے مشہور لیڈر لیفٹیننٹ گیدین خاں جو درہ مکیں میں جمعیت عالیہ مجاہدین چمرقند کا ایک ذی اثر نمائندہ ہے۔ اس کے پاس ہے جوں ہی وہ دستیاب ہو گیا اسے چھپوا کر شائع کر دیا جائے گا تا کہ معلوم ہو کہ پاکستان کی مخالف مسلم جماعتوں کو کس طرح ہندو سرمایہ نے خرید رکھا ہے۔ ماہ جون 1948ء میں فقیر اپی کے تین خط بنام نہرو انسپکٹر جنرل پولیس مہرا اور عریف خاں نائب سالار افغانستان مقیم سفارت خانہ افغانستان دہلی پکڑے گئے جن کی شناخت وہاں کے محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی نے کراچی میں مجھ سے کرائی جب کہ میں وہاں قاسم رضوی کے وفد کو ملنے گیا تھا۔ دشمنوں کی ان تیاریوں کو اور علماء وقت کے جہاد کے برخلاف فتویٰ صادر کرنے کے مناظر کو پہلو بہ پہلو دیکھ کر مسلم قوم کے مستقبل کو نہایت خطرناک دور میں پایا تھا۔

عبدالغنی خاں قصوری آسام (سلہٹ) کو وزیرستان کی طرف چلنے سے پہلے روانہ کر چکا تھا تا کہ وہاں کے مقامی لوگوں سے مل کر ریفرنڈم کی مہم کے کامیاب بنانے میں مرکز چمرقند کا حصہ ادا کرے۔ وہاں کی پیرو پاکستان جماعتوں اور وزارت بنگال کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر مرکز چمرقند کی یہ امداد مسلم لیگ کو بروقت نہ پہنچتی تو مسلم لیگ کی کامیابی مشکوک تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آسام میں ان دنوں کانگریس کی وزارت تھی۔ پولیس کا افسر مسلم لیگ کے ووٹروں کو ووٹ دینے سے روکے ہوئے تھا اور جمعیت علماء ہند۔ جمعیت مومن نیشلسٹ مسلمان، مسلم کانفرنس کے ووٹروں کو ووٹ دینے کی جگہ پر آزاد چھوڑ رہا تھا اور اس کام کے اندر اس قدر وقت ضائع کروا رہا تھا کہ مسلم لیگ کے حامیوں کو اتنا بھی وقت بھی نہ ملے کہ وہ اپنے ووٹوں کو ختم کر سکیں اس مشکل کو جس فوق عادۃ جرات سے عبدالغنی خاں مذکور نے حل کیا اس کی شرح ایک مستقل باب کی محتاج ہے۔

❶ مسئلہ جہاد کشمیر 158 تا 162

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صوبہ سرحد میں عبدالکریم خاں کا دورہ بھی بہت کامیاب رہا اس کی مادری زبان پشتو ہے سرحد آزاد علاقہ باجوڑ کا رہنے والا ہے برطانوی محاربات میں ہر جگہ وہ شریک جہاد رہا۔ ٹوٹی اور آگرہ کے جنگ میں 1934ء کے جہاد میں ------ وہ توپ کے گولے سے زخمی بھی ہوا۔ صوبہ سرحد کے مقامی راہنماؤں سے مل کر ریفرنڈم کی مہم کے کامیاب بنانے میں اس نے اور ملک گل ضمیر خاں محمود خیل چمرقندی (جو راقم الحروف کا خاص شاگرد ہے) نے نمایاں حصہ لیا۔ راقم الحروف تو وزیرستان میں تحریک پٹھانستان کے انسداد میں مشغول رہا۔ مگر عبدالکریم خاں مذکور صوبہ سرحد میں ریفرنڈم کے تبلیغی فرائض سے فارغ ہو کر کڑال کے علاقہ میں چلا گیا۔ تاکہ وہاں فضائل ہمراہ مولانا محمد سنھوالوی مل کر قوم مذکور کو آنے والے خطرات کے مقابلہ کے لئے تیار کرے۔ یہ لوگ جہاد فی سبیل اللہ کی ان ہی تیاریوں میں مشغول تھے کہ ناگہاں قریب میں ڈھونڈ قوم کی طرف سے پیغام پہنچا کہ "جہاد کا ڈنکا بج چکا آؤ اور ڈوگرہ راج کا خاتمہ کرو کشمیر' پونچھ اور جموں کو دوبارہ دارالاسلام بناؤ۔ اور بہار کے مسلمانوں کا بدلہ لینا ہے تو سب کام چھوڑ کر یہاں پہنچو۔ اس پیغام کا کڑال میں پہنچنا اور عبدالکریم خاں کا اپنے رفقاء سمیت سیدھا پونچھ پہنچنا ایک ساتھ ہوا۔ چونکہ اس جہاد کا بانی اور اس کے رفقاء سب پشت بہ پشت حضرت سید احمد شہید کی مقدس انقلابی تحریک کے خیر خواہ اور اس کے معاون و مددگار چلے آرہے تھے۔ اس لئے انہوں نے عبدالکریم خاں کے ان ناگہانی وزود کو ان ابتدائی ایام کے اندر نہایت ہی نیک فال سمجھا اس غیبی امداد سے ان کے حوصلے بہت بڑھ گئے اور ان کو یقین ہو گیا۔ اب ہماری فتح میں زیادہ دیر نہیں تا وقتیکہ راقم الحروف فقیر اپی سے نپٹ کر بذات خود وزیرستان سے محاذ پونچھ پر پہنچا عبدالکریم خاں برابر مجھے تمام حالات جنگ سے خصوصی قاصدوں کے ذریعہ اطلاع دیتا رہا اور اس دوران دو مرتبہ خود بھی میرے پاس پہنچا اس کے چند روز بعد عبدالغنی خاں فاتح مہم ریفرنڈم آسام بھی سلہٹ سے راہ کے خطرات سے دوچار ہوتا ہوا سیدھا محاذ پونچھ پر پہنچ گیا۔ اسی طرح دوسرے اراکین مرکز چمرقند بھی خبر پاتے ہی تمام اطراف سے سمٹ سمٹا کر جہاد کشمیر میں شریک ہو گئے۔ کشمیر کے محاذوں میں سے سب سے خطرناک اور مشکل محاذ پونچھ کا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں تک پہنچنے کے لئے کوہالہ سے کم از کم چار روز پیدل چلنا پڑتا ہے موٹر سڑک نہ ہونے کی وجہ سے رسد رسانی کا کام بہت ہی محنت طلب رہتا ہے اس لئے اکثر فقر و فاقہ کی نوبت بھی پہنچتی رہتی ہے۔

مرکز چمرقند کے اراکین میں سے عبدالکریم خاں اور عبدالغنی خاں کے علاوہ مشہور مبلغ اسلام حافظ محمد یوسف خاں اور راقم الحروف کا اکلوتا بیٹا محمد سلیمان خان اور غزنوی خاندان کا لب لباب عمر فاروق خاں اور بشیر احمد خاں از خاندان عالیہ پاک پٹن بھی ہیں ان میں سے ہر فرد ہزار جوانوں کا ایک جواں ہے یہ جانباز ایک ہی وقت میں تبلیغ اسلام کا فریضہ اور قتال فی سبیل اللہ کی مہم خدمات بجالا رہے ہیں۔ علامہ فہامہ مولانا ابو نعیم عبدالحکیم خاں ندوی مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی برادر کلاں عبدالغنی خاں مذکور بر ما سیام اور حدود چین میں مدت مدیر سے مرکز چمرقند کی طرف سے اسلام اور جہاد فی سبیل اللہ کی تبلیغ میں مشغول ہیں الیکشن کے زمانے میں مرکز کی طرف سے خضر حیات اور کانگرس کی تحریکات کی بیخ کنی میں بھی انہوں نے بہت حصہ لیا ہے چونکہ کڑال اور ڈھونڈ قومیں حضرت سید احمد شہیدؒ کی مقدس تحریک کے انیسویں صدی سے بمنزلہ دو ہاتھ اور دو پیر اور دو آنکھ کے چلے آ رہی ہیں۔ اس لئے انہیں باہمی شناخت اور اعتماد حاصل کرنے میں کچھ دقت نہ ہوئی اس حسن تدبیر سے مرکز چمرقند نے بھی اس تحریک کے سابقین اولین کے زمرہ میں شمار کئے جانے کا عنداللہ وعندالناس استحقاق پیدا کر لیا۔ اس کے بعد راقم الحروف بھی بذات خود پٹھانستان تحریک پر بغیر امداد پاکستان کے فوق العادہ فتح حاصل کر کے مظفر و منصور پونچھ کی تحریک میں شامل ہو گیا اور چمرقند سے اپنا سارا اسلحہ اور ذخیرہ کارتوس منگوا کر اس مقدس جہاد کے کامیاب بنانے میں وقف کر دیا الحمدللہ علی ذالک اور اپنی عادت قدیم کے مطابق مال و جان سے بہت قیمتی خدمات خفیہ طور پر انجام دیتا رہا۔ یہاں تک کہ حیدر آباد دکن کے وفد سے کراچی میں مل کر جب واپسی میں 26 جولائی 1948ء مطابق 18 رمضان 1367ھ بروز سوموار پونچھ محاذ جنگ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں وزیر آباد اپنے آبائی گھر میں داخل ہوا تا کہ اطمینان کے ساتھ دو ماہ کی جمع شدہ ڈاک کا جواب لکھ سکوں۔ ناگاہ پولیس پہنچی اور راقم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحروف کو برطانوی عہد کے ایک 27 سالہ گذشتہ مقدمہ کے ذیل میں زیر دفعہ 120/B اور 308 گرفتار کر لیا اور دوسرے روز 27 جولائی کو گوجرانوالہ کے ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں پیش کیا۔ جس نے جیل بھیجنے کی بجائے تین ہزار کی ضمانت پر مقدمہ مرتب ہونے تک مجھے چھوڑ دیا۔ دس بارہ روز تک یہ خبر مقامی حد تک محفوظ رہی یوں ہی اگست کے دوسرے ہفتہ میں یہ خبر شد شدہ' جرائد' پنجاب کو پہنچی تو انہوں نے مرکزی اور صوبائی حکومت کو اس غلطی کے مہلک انجام پر متنبہ کیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھ پر سے مقدمہ اٹھا لیا گیا اور مجھے مسلم لیگ کے بعض اراکین نے زور دے کر لاہور بلایا۔ اس طریق سے میری گمنامی کا پردہ چاک ہو گیا خفیہ کی جگہ اعلانیہ طور پر کام کرنے کی راہ کھل گئی۔ لاہور ہی کے قیام میں مسئلہ جہاد کشمیر کے متعلق بہت سے مستفسرین پہنچے اور بہت سے تحریری استفتاء بھی بھیجے گئے ہیں ہر چند اس میدان کا مرد نہ تھا۔ مگر احباب نے مجبور کیا کہ عام مسلمانوں کی تسلی کے لئے کچھ نہ کچھ لکھوں ۔ چنانچہ خدا کے بھروسہ پر یہ کام شروع کر دیا۔ اللہ اسے انجام تک پہنچا دے اور مسلمانوں کے لئے اسے بصیرت افزائی کا سبب بنا دے۔ آمین (1)

انتباہ برائے دولت افغانستان

مشرکین ہند نے پٹھانستان کا طمع دے کر اس کی سو فیصدی ہمدردی حاصل کر لی ہے اور وہ ہر قیمت پر مشرکین ہند کی امداد سے پٹھانستان تحریک کو کامیاب بنانا چاہتا ہے۔ مگر ہم اسے یقین دلاتے ہیں کہ جس طرح اس کا جدامجد سردار سلطان محمد خاں طلائی مرحوم سکھوں کی امداد کے بھروسہ پر تخت کابل لینے میں ناکام رہا ہے' تخت کابل کا ملنا تو کجا اسے صوبہ سرحد پشاور کی آبائی وراثت سے بھی ہمیشہ کیلئے محروم ہو کر سکھوں کی سرپرستی میں لاہور اور شاہدرہ میں ایک قیدی کی حیثیت سے ایام بسر کرنے پڑے تھے۔ اس سے بھی زیادہ ناخوشگوار حالات سے اسے دوچار ہونا پڑے گا۔ پٹھانستان کا ملنا تو درکنار کیا عجیب کہ بنگال' بہار' یو۔ پی ۔ میوات اور خاص کر مشرقی پنجاب کے لاکھوں کروڑوں مظلوم مسلمان مردوں عورتوں اور بچوں کی بددعائیں ہندوستان کے تمام اولیائے کرام اور محدثین کی روحانی

(1) مسئلہ جہاد کشمیر صفحہ 208- سے 216

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لعنتوں نے ملکر غیرت خداوندی کو اس قدر جوش دلا دیں کہ افغانستان کے تخت سے بھی اسے دست بردار ہو کر ان ہی حالات ناساز سے دوچار ہونا پڑے جن حالات کے ساتھ ان کے جدامجد سردار سلطان محمد خاں طلائی مرحوم کو ہونا پڑا تھا۔ شاہی خاندان کے لئے لازم ہے کہ اپنے اسلاف کی غلطیوں سے عبرت پذیر ہو۔ اور پٹھانستان کے طمع کو سراب کے اندر آپ ڈھونڈنے سے زیادہ وقعت نہ دے بلکہ مظلوم مسلمانوں کی دلی ہمدردی کے اس موقع کو غنیمت جان کر تمام سکھ اور ہندو آبادی کو حدود افغانستان سے اسی طرح باہر نکال پھینکے جس طرح کہ مشرکین ہند نے ان کے مسلم بھائیوں کو ان کے گھروں سے باہر نکال پھینکا اور پھینک رہے ہیں اور اس بارے میں ''اخرجوھم من حیث اخرجوکم (القرآن) کے فرمان سے راہ نمائی اور تسکین قلبی حاصل کرے اتنے بڑے انتباہ پر بھی وہ چوکنا نہ ہو۔ تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ جس اصول پر وہ پٹھانستان کے مطالبہ کو حق بجانب قرار دیتا ہے اگر اسی اصول پر اس کی ہمسایہ سلطنت روس اس کے کوہ ہندو کش اور دریائے آمو کے درمیان کا ترکستانی حصہ مانگے تو وہ پٹھانستان کی نظیر پیش کر کے دنیا کی دول اور ملل کا منہ بند کر سکتا ہے

ترجمہ:۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ کافر ہیں وہ اپنے مال اور سرمائے اس غرض سے خرچ کرتے رہتے ہیں تا کہ لوگوں کو راہ خدا سے روکیں سو یہ لوگ یوں ہی برابر اپنے مال و متاع ان ناپاک مقاصد کے لئے خرچ کرتے رہیں گے مگر یہی خرچ کرنا آخر کار ان کے لئے موجب حسرت و ندامت ثابت ہوگا۔

کہ خرچ بھی کریں (پھر الٹا) ان کو شکست بھی ہو اور وہ مغلوب ہوں۔ کی تہدید کا ظہور مشرکین ہند کی تمام پہلی سازشوں کے درہم برہم کرنے کے اندر رمایا اور ان کا کروڑ ہا روپیہ متحدہ قومیت کی تحریک میں عبث برباد کر دیا۔ سنٹرل پراونشل الیکشن اور ریفرنڈم کی مہموں خاص کر تحریک پٹھانستان کی کامیابی کے لئے جو پچیس کروڑ کا سرمایہ عبدالغفار خاں سرحدی گاندھی کی معرفت افغانستان کو اور اس کے بیٹے عبدالغنی خاں کے ذریعہ فقیر اپی کو پہنچایا۔ اس کا نتیجہ برباد ہندو قوم کے حق میں حسرت اور ندامت کا اور اہل اسلام کی حوصلہ افزائی کا سبب بنا قدرت کے اس حسن سلوک سے قوی امید ہے کہ ہندو قوم کی تمام کوششیں کشمیر کی بازی کے اندر اس کی پہلی کوششوں کی طرح ناکام رہیں گی۔ اس کا ار بہا روپیہ کا سرمایہ اور ہزار نفوس میدان جنگ میں برباد ہونگے۔ (1)

(1) مسئلہ جہاد کشمیر 246 تا 251

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر انجام اس کا اہل اسلام کے حق میں ہوگا۔ ❶

❶ مولانا حسین احمد مدنی نے مسٹر جناح کی حمایت کرتے ہوئے کہا:

"ہم مسٹر جناح کی حمایت کرتے ہوئے اس بات کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ انہوں نے مسلم لیگ کو زندہ اور فعال جماعت بنا کر میدان عمل میں داخل کر دیا ہے"

مرزا ابوالحسن اصفہانی نے اپنی کتاب "مسلم لیگ" میں پارلیمنٹری بورڈ کے اس اجلاس کا حال بیان کرتے ہوئے ایک دلچسپ واقعہ لکھا ہے۔ جس سے ایک طرف ہماری قومی جدوجہد کی ابتدائی بے سروسامانی اور دوسری طرف ہمارے علمائے کرام کی تنگدلی پر مفصل روشنی ڈالی ہے۔ اصفہانی صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

"پارلیمنٹری بورڈ کے اس اجلاس میں بہت سی تقریریں ہوئیں۔ یہ تقریریں کرنے کی عادت اب ایک طرح روایت اور کمزوری بن گئی ہے۔ پہلے روز مفتی کفایت اللہ اور مولانا حسین احمد مدنی نے اپنی تقریروں میں مسٹر جناح کی حمایت کرتے ہوئے اس بات کا خیر مقدم کیا کہ انہوں نے مسلم لیگ کو زندہ اور فعال سیاست کے میدان میں داخل کر دیا ہے۔ لیکن آخری روز انہی علمائے کرام میں سے ایک نے تجویز پیش کی کہ چونکہ انتخاب میں مسلم لیگ کو کامیاب کرانے کے لئے پروپیگنڈے کی مہم کا بڑی سرگرمی اور خوش اسلوبی سے چلانا بہت ضروری ہے' لہٰذا ہمارا خیال ہے کہ دیوبند کو اس پروپیگنڈے کا مرکز بنایا جائے' بشرطیکہ اس مہم کا تمام خرچ مسلم لیگ برداشت کرے اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ پروپیگنڈے کی اس مہم کا آغاز کرنے کے لئے پچاس ہزار روپوں کی ضرورت ہوگی۔ لیگ کے پاس اس وقت پچاس پیسے بھی نہ تھے۔ صدر اور سیکرٹری دونوں بغیر تنخواہ کے مفت کام کر رہے تھے اور دفتر بھی گویا ان کے ہینڈ بیگ ہی میں تھا۔ ان علماء کرام کو ہم سے کہیں زیادہ مسلم لیگ کی اس کمزوری کا علم تھا۔ بظاہر انہیں معلوم ہونا چاہئے تھا کہ ان کی اس تجویز کا جواب سوائے انکار اور معذوری کے اور کیا ہو سکتا تھا۔ چنانچہ مسٹر جناح نے انہیں بتایا کہ مسلم لیگ کے پاس کوئی سرمایہ نہیں اور مستقبل قریب میں بھی کسی چندے کی توقع نہیں رکھنی چاہئے ہم سب کو دل لگا کر خلوص سے کام کرنا چاہئے۔ یہ سن کر علماء کرام سخت مایوس ہوئے اور آہستہ آہستہ کانگریس کی طرف کھسکنے لگے۔ بالآخر انہوں نے اپنے آپ کو کانگریس کے پراپیگنڈے کے لئے وقف کر دیا۔ ❷

❷ "اقبال کے آخری دو سال" مصنفہ عاشق حسین بٹالوی صفحہ 327-328 تاریخ احرار جلد 388/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ کشمیر' مولانا اور سردار عبدالقیوم

1947ء میں پاکستان بنا تو امیر المجاہدین لاہور میں تھے تاریخ کا عظیم موڑ مڑ چکا تھا انگریز برصغیر سے رخصت ہو گیا تھا اور اسلامی مملکت وجود میں آ چکی تھی۔ آگ اور لہو کے دریا سے گزر کر قافلے پاکستان کے ساحل مراد پر پہنچ رہے تھے روح و بدن کے گھاؤ رس رہے تھے کہ بھارت کی حکومت نے کشمیر کے مہاراجہ کے ساتھ ساز باز کر کے پاکستان کی اس شہ رگ پر ہاتھ ڈال دیا اور اس سازش کا تارو پود بکھیرنے کے لئے کشمیری' سردار عبدالقیوم کی قیادت میں اٹھ کھڑے ہوئے سردار عبدالقیوم نے امیر المجاہدین کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی ہوئی تھی ادھر پاکستان کی مسلح افواج بھی حرکت میں آ گئی تھیں سرحد اور آزاد علاقہ کے ہزاروں قبائلی بھی میدان میں اتر آئے۔

سرینگر کی طرف بڑھنے والوں میں سید بادشاہ کے مجاہدین بھی تھے۔ (1)

مولانا موصوف خود مجاہدین کے لئے اسلحہ اور رسد کی فراہمی میں مصروف رہے جب لیاقت علی خان نے کشمیر میں جنگ بندی کا معاہدہ کیا تو انہیں اس کا بڑا صدمہ ہوا (2) یاد رہے آج جو آزاد کشمیر کا نقشہ نظر آتا ہے یہ صرف اور صرف مجاہدین کا مرہون منت ہے۔ کاش لیاقت علی خان یہ غلط فیصلہ نہ کرتے تو سب کشمیر مسلمانوں کی ریاست ہوتا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جہاد کشمیر کے اسباب

جہاد کشمیر کی سیاسی وجوہات پر بہت سے اہل قلم نے روشنی ڈالی ہو گی۔ اس لئے میں ان کو نظر انداز کر کے فقط ان اسباب کا یہاں ذکر کرتا ہوں جنہیں اس مقدس جہاد کی علت العلل قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور وہ قوم ڈھونڈ اور کڑال کے اندر قدیم الایام سے ہر کارِ خیر کے میدان میں گوئے مسابقت لے جانے کا جذبہ ہے۔

کڑال اور ڈھونڈ

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ یہ دونوں قومیں جو ایک دوسرے کی پڑوسی اور پلوان شریک

(1) سید بادشاہ 440 (2) المعارف لاہور جون 1982ص 15

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں قدیم زمانے سے سید احمد شہید کی مقدس انقلابی تحریک کی حامی چلی آ رہی ہیں اور ان دونوں کے اندر ہر کار خیر میں بالعموم اور جہاد فی سبیل اللہ اور انقلابی تحریکات کے اندر بالخصوص مسابقت کا جذبہ ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے اور چونکہ یہ جذبہ زیر فرمان سارعوا الیٰ مغفرۃ من ربك (القرآن) دربار خداوندی میں انتہائی مقبولیت کا شرف رکھتا ہے اس لئے اس جذبہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

جوں ہی اگست 1946ء میں کلکتہ اور کلکتہ کے فوراً بعد بنگال کے مختلف اضلاع بردوان، بیر بھوم وغیرہ میں مسلم کشی اور آسام میں مسلم آزادی کے زیرہ گداز واقعات شروع ہو گئے۔ اس وقت مسلمانوں کا کوئی پرسان حال معلوم نہ ہوتا تھا کہ ان کی دادخواہی کر سکے۔ تو مولانا فضل الٰہی نے اس آگ کو بجھانے کے لئے حکومت ہند پر سرحدی دباؤ ڈالنے کی تجویز سوچی اور عبدالکریم خاں جو سرحد آزاد علاقہ باجوڑ کا رہنے والا ہے اور بچپن سے میرا رفیق ہے اور میرے تعلق کیوجہ سے تمام قبائل آزاد کے اندر کوہ سیاہ سے لیکر وزیرستان تک اور افغانستان کے اندر کافی اعتبار رکھتا ہے۔ اور مرکز چمرقند کا ذمہ دار رکن بھی ہے۔ اسے میں نے آزاد سرحدوں پر تبلیغ کے لئے مقرر کیا تاکہ جگہ جگہ سے اس ظلم عظیم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کروائے اور حکومت ہند پر زور ڈالوائے کہ وہ اس ظلم کا دروازہ بند کرائے نیز اسے یہ ہدایت کی کہ قبائل آزاد کے دورے سے جلد نکل کر علاقہ کڑ ال میں پہنچے اور اس قوم کو میری طرف سے یہ پیغام دے کہ وہ اپنے وطن کے ہندوؤں اور سکھوں کا ایک معتبر وفد گاندھی جی، نہرو اور پٹیل وغیرہ کے پاس بھجوائے کہ وہ ان سے درخواست کریں کہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے ہندوؤں اور سکھوؤں کو اس مسلم کشی اور مسلم آزادی کی پالیسی سے روکیں اور ان کے کان کھولیں کہ اگر ہندوستان میں مسلم کشی کی یہ تحریک بند نہ ہوئی۔ تو اس کا رد عمل ضرور صوبہ سرحد، پنجاب، بلوچستان، اور سندھ وغیرہ میں بھی شروع ہو جائے گا۔ اور کیا عجب کہ جن جن صوبوں کے اندر مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں ہندو کشی بھی شروع ہو جائے اور پھر معاملات قابو سے باہر ہو جائیں۔ کڑ ال قوم نے میری اس بات کو دل کے کانوں سے سنا اور فوراً اس پر عمل کیا جس کی صورت انہوں نے یہ کی کہ اپنے ہاں کے معتبر سکھوں کو بلا کر اپنے معروضات ان پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش کئے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنے ہم وطن مسلمانوں کی جائز شکایات کو گاندھی جی' نہرو وغیرہ کے کانوں تک پہنچاتے۔ وہ سیدھے ڈاکٹر خاں کے پاس پہنچے اور ان کو کڑالیوں کے برخلاف سخت بھڑکایا۔ یہاں یہ جان لینا چاہئے کہ جیسے کڑال قوم صوبہ سرحد اور پنجاب کی شجاع ترین جنگی قوموں کے اندر شمار کی گئی ہے۔ ویسے ہی کڑال کے سکھ تمام صوبہ سرحد کے اضلاع اور راولپنڈی کے اندر اپنے وقت کے ہری سنگھ نلوہ مانے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر خاں نے کشمیر اور پونچھ کی ڈوگرہ ریاست کے لئے جنوب مغربی دروازہ کا پہرہ دار قرار دے کر قوم مذکور کو ہر قسم کے اسلحہ کی بہم رسانی کی جملہ سہولتیں بہم پہنچانے اور کڑال کی مسلم آبادی کو نہتہ کرنے میں قطعاً دریغ نہیں کیا تھا۔ حفظ امن کی دفعات کے ماتحت کڑالی مسلمانوں کی خانہ تلاشیاں ہوتی تھیں۔ چھری تک ان کے گھروں میں نہ چھوڑی گئی۔ ❶

کڑال اور سرکاری فوج

ڈاکٹر خاں نے اسی پر بس نہ کی بلکہ اپنے ہندو آقاؤں کے زیادہ سے زیادہ مقرب اور اعتباری بننے کی خاطر مذکورہ سکھ وفد کو سرکاری امداد کا وعدہ دلایا۔ وفد کا گھر پہنچنا تھا کہ ان کے پیچھے سکھ سورما فوجیوں کا دستہ وہاں پہنچ گیا۔ اگرچہ کڑالی مسلمانوں کے پاس ایک رائفل تک نہ تھی۔ مگر ایمان کی قوت اور عزم راسخ اور سب سے بڑھ کر غیرت ملی کا سرمایہ ان کے پاس کافی تھا۔ پتھروں کی پناہ لے کر دن کو حملے اور رات کو شبخون اس حکمت عملی نے سرکاری فوج پر ایسا خوف اور رعب طاری کر دیا کہ وہ نقصان کے ساتھ پسپا ہونے بلکہ جھوٹ سچ جوڑ کر واپس چلے جانے پر مجبور ہو گئی۔ سرکاری کڑال علاقہ میں سکھوں کی مشہور قلعہ نما گڑھیاں موضع' ملاچ' موڑی' پڑپین' چک امروٹہ' پیرکوٹ' دستوڑہ' بیل' جادہ' موہاڑی' دھڑکاں' ناڑہ' تتریلہ' بھکنوتر' مکول' سجکوٹ' گورہ' ڈبران' پسالہ نگری' باغن وغیرہ میں تھیں۔ انکو اپنی گڑھیوں پر بڑا ناز تھا کہ اسے کوئی طاقت فتح نہیں کر سکے گی سرکاری فوج کا واپس ہونا تھا کہ راتوں رات تمام کے تمام سکھ جو نقد مال اٹھا سکے اٹھا لیا باقی سب چھوڑ کر بھاگ نکلے

❶ صفحہ 167 تا 171

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جب تک کہ وہ اپنے سب سے بڑے مستقر راولپنڈی شہر میں نہ پہنچے پائے رستہ میں کہیں دم نہ لیا قدرت نے ان کے ساتھ اس موقع پر کڑال قوم کے ہاتھوں وہی معاملہ کیا جو مدینہ منورہ کی اسلامی جماعت کے ہاتھ سے یہود کے بنی نضیر قبیلہ کے ساتھ برتا تھا جن کا ذکر سورہ الحشر پارہ 28 میں ہے۔

ماظننتم ان یخرجوا واظنوا انھم مانعتھم حصو نھم من الله فاتھم الله من حیث لم یحتسبوا و قدف فی قلوبھم الرعب یخربون بیوتھم بایدیھم وایدی المومنین فاعتبروا یااولی الابصار (آیت 2)

چونکہ سکھ اور ہندو قوم صوبہ سرحد کے تمام اضلاع' ہزارہ' مردان' پشاور' کوہاٹ' بنوں' ڈیرہ اسماعیل خاں اور دور ونزدیک کے کوہستان کے کرتا دھرتا کڑال کے یہی سکھ سورما مانے جاتے تھے۔ ان کا گھروں سے نکلنا تھا کہ تمام صوبہ سرحد کے اندر آناً فاناً اس واقعہ کی خبر پہنچ گئی۔ ہر جگہ سے سکھوں نے بھاگنا اور راولپنڈی میں جو پنجاب اور صوبہ سرحد میں ان کا سب سے بڑا مرکز تھا جمع ہونا شروع کر دیا۔ ڈاکٹر خان نے ہر چند سکھوں کو دلجمعی کی مگر وہ ایسے حواس باختہ ہو چکے تھے کہ بڑے سے بڑے لیڈر کی ہمت افزائی کا ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔ ڈاکٹر خاں نے مسٹر سٹین نامی انگریز ڈپٹی کمشنر ایبٹ آباد کو کڑال بھیجا۔ اس نے گیارہ ہزار روپیہ مجموعی جرمانہ قوم پر لگایا اور ان کے چیدہ چیدہ لیڈر اپنے ساتھ ہمراہ لے کر ایبٹ آباد جیل میں انکوزیر دفعہ 120 اور 302-30 بند کر دیا ان میں چند مشہور لیڈروں کے نام درجہ ذیل ہیں۔

(۱) سردار محمد سرور خاں از اولاد غازی شہید سردار حسن علی خاں از موضع دیوال منال

(۲) سردار شیر محمد خاں بمع اپنے دو بیٹوں کے از قریہ دیوال منال۔

(۳) سردار عبداللطیف۔

(۴) سردار محمد اشرف خاں جنرل سیکرٹری مسلم لیگ کڑال "ناڑہ"

(۵) سردار شیر افضل خاں از موضع سجکوٹ۔

(۶) سردار افضل داد خاں۔ (نگری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷) سردار محمد اسلم خاں (نگری)

کڑالا ور سرکاری فوج کے تصادم کے اندر فقط ایک شخص محمد یونس شاہ از اولاد غازی حسین شاہ از موضع نگری پائیں دو چھوٹے بچے یتیم چھوڑ کر مرتبہ شہادت پر فائز ہوا۔ محمد یونس شاہ شہید ہی اس تحریک کا بانی مبانی تھا۔ ❶

مسلمانوں کا قتل عام اور پونچھ کی انقلابی تحریک

پنجاب اور صوبہ سرحد میں جن دنوں خضر حیات خاں اور ڈاکٹر خان کی وزارت تھی جو دونوں ہندو قوم کی نمائندگی میں نہرو اور پٹیل سے بھی پیش پیش تھے۔ ان دونوں کی پالیسی یہ رہی کہ ہندو اور سکھ قوم کو زیادہ سے زیادہ اسلحہ فراہم کرنے کی آسانیاں بہم پہنچائی جائیں اور ان کے مقابلہ میں اپنی مسلم قوم کو زیادہ سے زیادہ غیر مسلح کر کے کمزور اور نہتا بنایا جائے سارے ہندوستان میں ہندو مسلم کے درمیان تصادم ہو رہا تھا کہ دریں اثناء 15 اگست 1947ء کو ملک کی تقسیم ہوئی اور برعظیم ہند' پاکستان اور انڈین یونین کی صورت میں بٹ گیا مشرقی پنجاب کے تمام اضلاع اور ریاست ہائے پٹیالہ' نابھ' کپورتھلہ' فرید کوٹ' جموں کشمیر کے اندر مسلمان مردوں' عورتوں' بچوں کے قتل عام نے وہ شدت پکڑی کہ اس کے سامنے چنگیز اور ہلاکو کا ریکارڈ بھی مات ہو گیا۔ راشٹر سیوک سنگھ اکالی دل انڈین یونین کی گورکھا' سکھ' راجپوت پلٹنیں حکومت ہند اور راجہ کشمیر کے ایماء پر سارے ملک میں پھیل گئیں اور مسلمانوں کے قتل عام کا وہ بازار گرم کیا جو اب تک دنیا کے کان نے نہ سنا اور نہ دیکھا ہو گا۔ اس تحریک کی عین ضد پر ریاست پونچھ کے اندر اس نوجوان زیر بحث کی سرکردگی میں انقلابی تحریک کا زور بڑھ رہا تھا 26 اگست 1947ء مطابق 9 شوال 1367 ہجری بروز سہ شنبہ پھر تحصیل باغ میں ایک بھاری جلسہ ہوا جس پر ڈوگرہ فوج نے بے دریغ گولیاں چلائیں جس سے بہت سے آدمی شہید اور مجروح ہوئے دوسرے روز 27 اگست 1947ء اس محب وطن نے اپنی قوم ڈھونڈ سے مجاہدین کا ایک لشکر تیار کر کے باغ کی اس ڈوگرہ فوج پر جس کے ہاتھ میں

❶ مسئلہ جہاد کشمیر صفحہ 168-175

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحصیل کی حفاظت کا کام سپرد تھا حملہ کر دیا جس میں بہت سے افسر اور بے شمار ڈوگرہ فوج غازیوں کے ہاتھوں واصل جہنم ہوئی اس روز سے گویا پونچھ میں باقاعدہ جنگ چھڑ گئی' 27 اگست 1947ء کی جنگ میں مجاہدین کو ایک فوق العادہ فتح نصیب ہوئی جس کی شہرت نے دور ونزدیک ہر سیاسی مفکر اور فوجی لیڈر کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ صوبہ سرحد اور پنجاب حکومت کے ارا کین دولت کو ہالہ پہنچے تا کہ اس نوجوان کو دیکھیں کو ہالہ مقام میں صوبہ سرحد' پشاور اور صوبہ پنجاب کے وزیراعظم مع دیگر ارا کین دولت کے جمع ہوئے تا کہ پونچھ کے اس مجاہد محمود غزنی' ثانی کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ان سب نے اس کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اس کی بڑی ہمت افزائی کی البتہ بعض نے جو ملک کی تقسیم کے انتظار میں قانونی حدود کے اندر محدود رہنے کو قرین مصلحت سمجھتے تھے وہ اپنی رائے پر اڑے رہے باغ کے اس مرد مجاہد کی کارروائی چنداں پسند نہ آئی۔ (1)

جہاد کشمیر اور مرکز مجاہدین چمرقند اور ریفرنڈم

ریفرنڈم کی مہم شروع ہونے سے پہلے ماہ جون 1947 کے آخری ایام میں مرکز چمرقند کی نفری راقم الحروف کی ہدایت کے مطابق صوبہ سرحد' پشاور اور آسام میں پھیل چکی تھی تا کہ ریفرنڈم کی جنگ جیتنے میں مسلم لیگ کے کارکنوں کا ہاتھ بٹائے۔ راقم الحروف بھی اس زمین کے ہموار کرنے میں سرگرمی سے مشغول تھا کہ ناگاہ میرے پاس حاجی محمد یوسف خاں نامی جنوبی وزیرستان کے مرکز سے جمعیت عالیہ مجاہدین ہند مرکز چمرقند کی وزیرستانی شاخ کا خط لے کر پہنچا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ہندو کانگریس اور افغانستان دونوں ملکر فقیرایپی کے ہاتھ تحریک پٹھانستان کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں اور یہ کہ فقیرایپی جب تک وہ مکین کے مسعود قبائل کو ہاتھ میں نہ لے وہ اس تحریک کو کامیاب نہیں بنا سکتا نیز یہ کہ درہ مکین علاقہ مسعود کے اندر مرکز چمرقند کے مجاہدین نے 1919ء سے لیکر مئی 1926ء تک برطانوی تحریکات کے انسداد میں کام کیا ہے۔ قبائل مسعود کو انگریزوں کی رعیت گری سے بچایا ہے۔ درہ مکین کا بہلول زی قبیلہ جس پر پٹھانستان تحریک کی کامیابی کا سارا دارومدار ہے وہ آپ کا بہت

---

(1) مسئلہ کشمیر 201تا204

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدت مند ہے اگر آپ نے یہاں پہنچ کر اس قبیلہ کو فقیرا یپی کے جال میں نہ پھنسنے دیا تو کانگریس افغانستان' فقیرا یپی' ڈاکٹر خان کی متحدہ کوشش بالکل ناکام رہے گی۔ ورنہ سو فیصدی اس بات کا اندیشہ ہے کہ پاکستان وجود میں آنے سے پہلے ہی عدم کے پردے میں فنا ہو جائے چونکہ صوبہ سرحد میں ان دنوں ہندو کانگریس کی وزارت تھی اور برطانوی عہد کا پورا خاتمہ نہیں ہوا تھا اور مجھ پر سرحد آزادی کی 27 سالہ اینٹی برٹش سرگرمیوں کے علاوہ پنجاب کانسپیریسی کا ایک مقدمہ بھی تھا۔ اس لئے میں اجمیر کا ملنگ بنکر ماہ جولائی 1947 میں برطانوی حدود میں داخل ہوا اور مقامی دوستوں کی مدد سے بخیریت جنوبی وزیرستان سرحد آزاد میں پہنچ گیا مجھ سے چند روز پہلے جنوبی وزیرستان کے مشہور قبائل' (بہلول زائی' شمن خیل منزی) کے اندر جمعیت علمائے ہند کا ایک بڑا وفد اور انٹی پاکستان کی دوسری جماعتوں کے ہمراہ دورہ ختم کر کے فقیرا یپی کے ہاں گردیک میں پہنچ چکا تھا اس مذہبی وفد نے دوسری جماعتوں کے کارندوں کے ساتھ مل کر مسلم لیگ اور اس کے اراکین خصوصاً قائداعظم کے برخلاف وہ پروپیگنڈا کیا جس کے زہریلے اثر کا تریاق شائد افلاطون حکیم کا عقل وفکر بھی تجویز نہ کر سکے اور ہونے والے پاکستان کو اور اسکے بانی کو اپنے وقت کا انگلستان اور جارج ششم کا قائم مقام قرار دیکر اس کی بیخ کنی کو وقت کا سب سے افضل جہاد فی سبیل اللہ کا تصور قبائل کے دل و دماغ پر بٹھایا گیا پاکستان کے ساتھ خداوند تعالیٰ کی معلوم ہوتا ہے کہ یہ غیبی تائید تھی کہ اس نے حضرت سید احمد بریلوی کی مقدس انقلابی تحریک کے اس ادنیٰ ترین خادم کو کانگریسی وزارت کے ہاتھ سے بچا کر صحیح سلامت مقام مطلوب پر بروقت پہنچا دیا۔ باوثوق ذرائع سے جو معلومات' میں وزیرستان سے حاصل کر سکا ان کا خلاصہ یہ ہے کہ کانگریس نے ارب روپیہ کی منظوری سرحدی گاندھی' عبدالغفار خاں اور ڈاکٹر خان کو دی تھی کہ ریفرنڈم کی مہم بحق پاکستان انجام پانے کی صورت میں عین فقیرا یپی کی سرپرستی میں قبائل آزاد کو پاکستان پر حملہ کرنے پر آمادہ کریں اور اس بارے میں افغانستان کی ہمدردی جن شرائط پر ہو حاصل کریں ایک ارب روپیہ میں ساڑھے 31 کروڑ روپیہ افغانستان کو اور ساڑھے تین روپیہ فقیرا یپی کو عبدالغفار نے کابل میں اور اس کے بیٹے عبدالغنی خاں فقیرا یپی کے مستقر پر گردیک میں کل 35 کروڑ روپیہ پیشگی پہنچایا تا کہ وہ قبائل کو منظم اور مسلح کرنے کی مشکلات کو حل کر سکیں' حق تعالیٰ نے پاکستان کا ایک پیسہ خرچ کرائے بغیر اس قیامت نما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک کو محو کرنے میں راقم الحروف کو توفیق دی اور کامیاب فرمایا۔ ❶ الحمدللہ علےٰ ذالک

مجاہد اعظم فقیر اپی کے نام مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی کا ایک تاریخی خط

پاکستان قائم ہو چکا ہے ۔دنیا کے متعدد ممالک نے اس کے قیام کو تسلیم کر لیا ہے لیکن بعض طبقات ہنوز ایسے ہیں جو اس مملکت خداداد کی اہمیت کا شعور نہیں رکھتے انہیں پاکستان کے بارے میں یہ بدگمانی ہے کہ یہ نوزائیدہ مملکت برطانوی استعمار کا اڈہ بن جائے گی وہ اس تصور کی بناء پر اس عظیم مملکت کے مخالف ہیں۔ انہی مخالفین میں پاکستان کے انگریز دشمن فقیر اپی تھے۔ فقیر صاحب موصوف کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے جن حضرات نے کوششیں کیں ان میں مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی (امیر المجاہدین جماعت سید احمد شہیدؒ) خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

جناب مجاہد فقیر اپی جس کا ذکر بار بار مولانا فضل الٰہی کے سلسلہ میں آیا ہے یہ خط ان کو قیام پاکستان کے فوراً بعد اور (پختونستان) کے بارے میں مولانا فضل الٰہی نے لکھا۔

اس خط کا اردو ترجمہ جو مخدوم حضرت حاجی مرزا علی خاں مرحوم المعروف بہ فقیر اپی کی خدمت میں بزبان فارسی بھیجا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مورخہ دھم شوال ۱۳۶۶ھ

بخدمت زبدۃ المساکین عمدۃ المجاہدین مخدوم محترم حضرت حاجی صاحب (مدفیوضہ)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ خوش آمدی بخیر آمدی ماندہ باشی!

آپ کا (درہ کمین میں) تشریف لانا اہل وطن کے لئے اور سارے عالم اسلام کے لئے دونوں جہان کی برکتوں کا سبب ہوا دست بوسی اور ملاقات کی آرزو ہے بعد ایں مرام اینکہ؛۔

1937ء میں آپ نے اپنے عزیز شائستہ خان محمود خیل کے ذریعہ چرمقند سے مجھے بلاوہ بھیجا جب میں پورے دو مہینہ کی پیادہ پا مسافت طے کرنے اور راہ میں ہزاروں قسم کے جان کے خطروں سے آمنا سامنا کرنے کے بعد آپ کی خدمت گرامی میں پہنچا تو آپ نے میری باتوں کو جوش کے کانوں سے نہ سنا حالانکہ ان مبارک دنوں خدائے مسبب الاسباب نے ایسے وسائل اور ذرائع بہم پہنچائے تھے کہ اگر میرے بے غرضانہ مشوروں کو قبولیت کے

❶ سنہ جہاد کشمیر 204 تا 208

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کانوں سے سنتے تو خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے امید تھی کہ آپ کا نام تاریخ عالم کے اندر براعظم ہندوستان کی فتح کے لحاظ سے بمنزلہ شیر شاہ سوری کے اور تبلیغ کے اعتبار سے محمود ثانی کے طور ثبت ہوتا اور اسلام کا غلبہ آفتاب عالمتاب کی طرح ہر جگہ چمکتا دکھائی دیتا اور دنیا بھر کے لوگوں کو قیامت کے دن تک آپ کی احسان مندی سے سبکدوش ہونے کی کوئی راہ نہ ملتی اور خدا کی ساری مخلوق میں سے کوئی شخص آپ کے نام کے سوا کسی دوسرے کے نام سے جیسے کہ گاندھی' نہرو اور جناح ہیں آشنا نہ ہونے پاتا لیکن آپ نے میری ایک نہ سنی اور اپنے تئیں دونوں جہان کی سعادت عظمٰی سے محروم رکھا اور اپنے ساتھ ان سے ایک جہان محروم کروا دیا۔

آج پورے دس برس کے بعد آپ کے بڑے بھائی شیر زمان خاں مرحوم کی تعزیت کا فریضہ ادا کرنے کے ذیل میں ملت اسلام کی خدمت کے بلند عزائم کو لے کر آپ کی خدمت میں پھر حاضر ہوا تا کہ باہمی صلاح و مشورہ اور اشتراک عمل سے کوئی ایسی راہ تجویز کر سکیں جو ہمارے نہایت کمزور اور ضعیف بھائی بہنوں اور بچوں کی نجات کا سبب بن سکے جو ان دنوں مشرک (سکھ' گورکھا' راجپوت' جاٹ وغیرہ) کے ہاتھ میں سے مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے اندر طرح طرح کے ننگ آور اور حیا سوز مصیبتوں میں گرفتار ہیں اور قرآن مجید کی روشنی میں وقت کا سب سے بڑا جہاد یہی ہے چنانچہ فرمایا؛۔

ومالكم لاتقاتلون فى سبيل الله والمستضعفين من الرجال والنساء والولدان يقولون ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها واجعلنا من الدنك ولياً واجعلنا من لدنك نصيراً (سورہ نساء آیت 74)

لیکن آپ نے اس بار بھی مجھ ایسے دونوں جہان کے خیر خواہ بے غرض دوست کی بات نہ سنی (بات سننا تو درکنار رہا) بلکہ ملاقات کا دروازہ بھی بند کر دیا۔ لیکن آپ کے اس سلوک اور رفتار سے آزردہ دل نہیں ہوا۔ بلکہ زیر منطوق لازم الوثوق۔

ذالك بانهم لايصيبهم ظما ولا نصب ولا مخمصة فى سبيل الله توبہ آیت ۱۲۰

ان سب چیزوں کو اپنے حق میں خدائے لایزال کی بے پایاں نوازشات کے تمغے سمجھ کر بدستور سابق آپ کے لئے ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں ہر طرح سے خاطر خواہ جمع رہیں۔ خدائے عالم الغیب کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ میری ملاقات سے انکار کرنے کا کیا نتیجہ نکلنے والا ہے مگر قرائن و آثار شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے جو مسلک اختیار کیا ہے سراسر زیر فرمان؛۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الم تر الی الذین بدلو انعمة الله کفرا وحلوا قومھم دار البوار ولئن کفرتم ان عذابی لشدید (سورۃ ابراہیم ۲۸/۷)

خدا کی نعمت کی بڑی ناشکری ہے جس کا نتیجہ اہل اسلام کی تباہی و بربادی اور دونوں جہان کی برکتوں سے محروم رہنے کے سوا کچھ نکلنے والا نہیں ہے خدا کی پناہ! آپ میری بات کو غور سے سننے کی تکلیف گوارا فرمائیں کہ سلطنت خداداد پاکستان ان دنوں کے اندر دونوں جہان کے پروردگار کی طرف سے تمام اسلام کے حق میں سب سے بڑی نعمت ہے اس لئے سلطنت کی پرورش کرنا اور اس کو مضبوط بنانا آسام کے ہر فرزند پر یکساں فرض وواجب ہے خواہ وہ ہندوستان کا ہو یاغستان کا ہو یا افغانستان کا رہنے والا ہو۔ اس کے برخلاف ہتھیار اٹھانا اسلام سے بغاوت کرنا اور جاہلیت کی موت مرنا ہے فتفکروا یااولی الالباب۔

عالم اسلام کے تمام سلاطین اور وہاں کے علماء اور مشائخ نے مکہ۔ مدینہ۔ بیت المقدس۔ بغداد۔ نجد۔ یمن، عراق، عرب، شام، فلسطین، لبنان، ترکیہ، مصر، سوڈان، ایران، مراکش، الجیریا، طیونس، طرابلس، ترکستان، جاوا، سماٹرا، چین وغیرہ نے) اس کے استقلال اور اس کی اسلامی حیثیت کو مان لیا ہے اور ان کی طرف سے چھ ہزار سے زیادہ مبارک بادی کے پیغام بذریعہ برقی تار اراکین دولت پاکستان کی خدمت میں پہنچ چکے ہیں۔

خدانخواستہ اگر پاکستان نہ رہا تو پٹھانستان اور افغانستان بھی زندہ نہ رہیں گے کیوں کہ ان دونوں کی بقا پاکستان کی بقا پر موقوف ہے اس لئے پاکستان کے برخلاف آپ جو بھی قدم اٹھائیں سوچ سمجھ کر اور استخارہ خداوندی کے بعد اٹھائیں کیونکہ اس قسم کے سیاسی کاموں میں جلد بازی بہت دفعہ ندامت اور خسران دارین کا موجب ثابت ہوتی ہے۔

پاکستان کی صداقت اور پٹھانستان کی موجودہ تحریک کا بطلان شرعی اور سیاسی نقطہ نظر سے ثابت کرنے کے لئے یہ غریب الوطنی بوڑھا جس جگہ اور جس وقت آپ چاہیں حاضر ہونے کو تیار ہے انشاءاللہ اس بات میں ہرگز تخلف نہیں ہوگا۔

فقط والسلام مع الاکرام، فقیر الی اللہ ابوسعید فضل الٰہی عفی عنہ خادم جمعیت عالیہ مجاہدین ہند مہاجرین یاغستان (1)

---

(1) (المنبر لائلپور) جلد 17 شمارہ 31، 15 ستمبر 1972ء صفحہ 8

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دورامارت

مولانا فضل الہٰی کا دورامارت 1934 سے شروع ہوا وفات تک ختم ہوا

امیر المجاہدین کے پروگرام

مولانا نے اپنے زمانہ امارت میں ایک وسیع منصوبہ بنایا جس کا مقصد یہ تھا کہ مجاہدین دوسروں کے دست نگر بنے رہنے کے بجائے اپنے قدموں پر کھڑے ہوں۔ علاقہ آزاد سرحد کے باشندوں میں مروج غیر اسلامی رواجوں کا خاتمہ ہو۔ ان میں ملی شعور اور اسلامی روح بیدار ہو۔ منصوبے کے اہم نکات یہ تھے۔

☆ دیوبند اور انجمن حمایت اسلام کے ملے جلے طرز پر ایک درس گاہ کا قیام جس میں مجاہدین اور مقامی لوگوں کے بچوں کو دینی اور جدید تعلیم ساتھ ساتھ دی جا سکے۔ ایک بہت بڑا کتب خانہ بنایا جائے' اس طرح ایسی نوجوان نسل تیار کی جائے جو دنیا کے حالات کو مدنظر رکھ کر علاقے اور مجاہدین کی قیادت کر سکے۔

☆ ایک ہسپتال کی تعمیر جس میں علاج مفت ہو۔ اس طرح نہ صرف علاقے کی اہم ضرورت پوری کی جائے بلکہ خدمت خلق کے ذریعہ مجاہدین کے اثرات پھیلائے جائیں۔

☆ اسلحہ ساز فیکٹری بنائی جائے' جس میں وقت کے جدید ترین ہتھیار تیار ہوں۔

☆ کپڑے وغیرہ کے کارخانے قائم کیے جائیں تا کہ ہندوستان کے چندوں پر انحصار باقی نہ رہے۔

☆ پروپیگنڈا کے لئے ایک پندرہ روز اخبار ''المجاہد'' کا اجراء اور پریس کا قیام۔ اس منصوبے کا آغاز چمرقند سے ہونا تھا' پھر اسے آہستہ آہستہ اسمست تک اس کے بعد وزیر آباد تک پھیلا دینے کا ارادہ تھا۔

منصوبے پر کام شروع ہو گیا تھا' مجاہدین اور مقامی باشندوں نے پتھر توڑ توڑ کر زمین فراہم کی۔ مدرسے' کتب خانے' شفا خانے' اسلحہ' کپڑے اور چمڑے کے کارخانوں کیلئے فراخ' ہوادار اور روشن عمارتیں تعمیر ہوئی۔ درس گاہ میں تعلیم شرع ہو گئی۔ خود مولوی صاحب درس دیتے۔ بتیس ہزار روپے سے ضروری مشینیں خریدنے کے آرڈر دے دیئے گئے۔ اخبار بھی چھپنا شروع ہو گیا۔ کارخانوں کی مشینیں مجاہدین پشاور سے اونٹوں پر لا رہے تھے کہ مخبری ہوئی اور وہ گرفتار کر لئے گئے۔ اس طرح یہ عظیم منصوبہ نامکمل رہ گیا۔ البتہ درس گاہ اور پریس اپنا کام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے رہے۔ 1936ء کو باغستان کا دورہ کر کے جمعیت احرار سرحد آزاد قائم کی۔ ❶

وفات

مولانا کی وفات 5 مئی 1951ء کو ہوئی نماز جنازہ مولانا محمد یوسف گکھڑوی نے پڑھائی۔ 6 مئی کو 129 برس بعد انہیں دریائے کنہار کے کنارے شہداء بالاکوٹ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

مولانا فضل الٰہی کے یار غار جناب غازی عبدالغنی مجاہد قصوری

مولانا فضل الٰہی کے سلسلہ میں کئی بار ان کا نام آیا ہے یہاں ان کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے کہ آزادی ہند تحریک پاکستان میں ایسے نوجوان افراد بھی تھے جنہوں نے انگریز اور ہندوؤں سے مقابلہ کرنے میں اپنی جان و مال کی پرواہ نہ کی۔ مسلمانوں کے وطن کی آزادی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا ان مجاہدین میں غازی عبدالغنی خاں قصوری کا نام سرفہرست ہے۔ ❷

ماں کی تمنا

غازی کی والدہ مرحومہ عالمہ اور قرآن وحدیث کی بہت بڑی مبلغہ تھیں۔ قصور شہر میں ان کی علمیت کا ڈنکا بجتا تھا کئی نامور پادریوں اور سکھوں کے ساتھ مناظرے ہوئے مرحومہ نے مخالفین اسلام کو علمی طور پر شکست فاش دی اور اسلام کا پرچم بلند رکھا۔ غازی صاحب ابھی دو سال کی عمر کو پہنچے تھے کہ والدہ کا انتقال ہو گیا مرحومہ نے وفات کے وقت اپنے ورثا کو وصیت کی کہ میرے اس ننھے بچے عبدالغنی کو سید احمد شہید و شاہ اسماعیل شہید کی تحریک مجاہدین میں بھیج دیا جائے اور اس کے دل میں وطن کی آزادی اور اسلام کی خاطر جہاد کی خواہش بھر دیں تاکہ روز قیامت میں ایک غازی یا شہید کی ماں بن کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں۔ ❸ غازی صاحب نے اپنی تعلیم کو پورا کیا اور ۲۵ سال کی عمر میں اپنی والدہ کی وصیت کے مطابق گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔

غازی عبدالغنی کی تحریک مجاہدین میں شمولیت

غازی عبدالغنی کا اپنا بیان ہے کہ ۱۹۴۱ء کے شروع میں کلکتہ میں ایک بیگ بنانے

---

❶ مجاہدین صادق پور ص 256 ❷ نوائے وقت 6 نومبر 1993ء ❸ ایضا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے کارخانہ میں کام کرتا تھا اہل حدیث ہونے کی وجہ سے کسی اہل حدیث مسجد کا متلاشی تھا چنانچہ محلہ کولوٹولہ کی ایک مسجد میں مولانا محمد یوسف خطیب تھے اور روزانہ درس قرآن دیتے تھے ان سے مراسم پیدا ہو گئے ایک دن انہوں نے کہا آؤ تمہیں ایک بزرگ سے ملائیں یہ حضرت مولانا رئیس المجاہدین فضل الٰہی) تھے ملنگ کی شکل اختیار کر رکھی تھی مولانا یوسف صاحب نے فرمایا اس کی بیعت کرو میں نے کہا کہ اہلحدیث ہوں ہم ایسے مشرک ملنگوں کی بیعت نہیں کرتے جو قبروں کے مجاور ہوں چند ایام کے بعد بیعت کر لی ملنگ نے کہا کہاں سے ہو؟ جواب دیا قصور سے پھر آپ نے فرمایا؛ شرک نہ کرنا خواہ کتنی مصیبت کیوں نہ آئے۔ (۲) نماز کی پابندی کرنا۔ (۳) جب میں نے وظیفہ پوچھا تو فرمایا۔ سب سے بڑا وظیفہ اپنی زندگی میں کم از کم ایک انگریز ضرور قتل کرنا۔ انہیں چند ایام کے بعد جاپان نے کلکتہ پر بمباری کی افراتفری کے عالم میں سب لوگ بھاگ رہے تھے میں بھی وہاں سے نکلا ایک کوٹھی میں انگریز مع اہل و عیال رہتا تھا میں نے وہاں داخل ہو کر دیکھا کہ صاحب خانہ ڈر کر میز کے نیچے چھپا بیٹھا تھا اور دیوار پر پستول لٹک رہا تھا میں نے جاتے ہی پکڑ کر انگریز کو قتل کر دیا اور ملنگ کو پستول دے دیا تو حضرت سجدہ میں گر گئے۔

رئیس المجاہدین کی عقابی نگاہ

مولانا نے غازی کی صلاحیتیں بھانپتے ہوئے اپنے ساتھ رکھنے کا پروگرام بنایا تاکہ اس مرد میدان کی صلاحیتوں کو مزید نکھارا جا سکے پھر حضرت غازی صاحب مولانا نے ساتھ اٹلی اور دوسرے مقامات پر ساتھ رہے جیسا کہ مولانا کے حالات میں ذکر ہو چکا ہے۔ ❶

تحریک پاکستان میں مولانا عبدالغنی مجاہد کا کردار

تحریک پاکستان کو کامیاب کروانے کے لئے غازی عبدالغنی رئیس المجاہدین کے ساتھ ساتھ رہے۔ بنگال میں حسین شہید سہروردی وزیر اعظم تھے جو مسلم لیگ کے زبردست حامی تھے چنانچہ سہروردی نے اپنے ساتھ رکھنے کے لئے بطور معاون و محافظ حضرت مولانا فضل الٰہی صاحب سے ایک آدمی مانگا تو آپ نے غازی عبدالغنی کو ان کے ساتھ کر دیا جن کی وجہ سے بنگال میں کافی کام ہوا۔

---

❶ نوائے وقت 6 نومبر 1993ء

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلہٹ کا ریفرنڈم

تحریک پاکستان کے دوران ۱۹۴۶ء کے عام انتخابات کے دوران سلہٹ و دیگر مقامات پر ہندوؤں نے کانگریسی علماء سے مل کر مسلم لیگ کو شکست دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا اسی دوران امیر المجاہدین نے غازی عبدالغنی کو حسین شہید سہروردی مرحوم کے ہمراہ سلہٹ بھیجا گیا۔ دس ہزار رضا کار غازی صاحب کے ہمراہ تھے جب کانگریس نے مسلمانوں کا جوش وخروش دیکھا تو حیران و پریشان رہ گئے حسین سہروردی مرحوم کانگریس کے حربوں سے بہت پریشان تھے۔ غازی جیسے جری اور بہادر نوجوان نے ان کا حوصلہ پست نہ ہونے دیا ان رضا کاروں نے مسلم لیگ زندہ باد بن کر رہے گا پاکستان کے نعروں سے تمام علاقہ میں ایک گونج پیدا کردی۔ ❶ ''مولانا فضل الٰہی'' کے مصنف نوائے وقت کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ غازی عبدالغنی کی وجہ سے ووٹ مسلم لیگ کو زیادہ ملے۔ ❷

فاتح سلہٹ غازی صاحب بھاگلپور میں

غازی عبدالغنی کی ذہانت اور منصوبہ بندی نے سلہٹ کا ریفرنڈم جیت لیا اور کانگریس چاروں شانے چت پڑی بعد ازاں غازی صاحب کو بھاگلپور میں مسلم لیگی رہنما مقبول احمد کی حمایت کے لئے بھیجا گیا اس مرحلہ پر غازی صاحب نے عبدالغفار خاں سرحدی گاندھی کے ایک ہم نوا کی حیثیت سے کانگریس کے سٹیج سے تقریر کی اور لباس بھی وہی زیب تن کیا تقریر شروع کرنے کے بعد پاکستان کی حمایت میں بولنے لگے اس موقع پر لاٹھی بردار کانگریسی اینٹیں مارنے کے لئے دوڑے لیکن مسلم لیگ کے رضا کاروں نے انہیں غنڈوں کے چنگل سے نجات دلائی بالآخر انتخابات میں مسلم لیگ کو نمایاں کامیابی ہوئی اس طرح غازی عبدالغنی فاتح سلہٹ ریفرنڈم کہلائے۔ ❸

سردار عبدالرب نشتر کی حمایت

سردار عبدالرب نشتر ہماری تاریخ کے ایک اہم فرد ہیں ان کو بھی جماعت مجاہدین کی

---

❶ نوائے وقت 6 نومبر 1993ء ❷ جس کی تفصیل نوائے وقت ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء کوہستان ۲۹ مارچ ۱۹۶۵ء میں دیکھی جاسکتی ہے۔

❸ نوائے وقت 6 نومبر 1993ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حمایت حاصل تھی۔ ایک دفعہ اجمیر میں سردار عبدالرب نشتر کے ساتھ فقیرانہ لباس میں مسلم لیگ کے سٹیج پر غازی عبدالغنی نے مسلم لیگ کی حمایت میں زبردست تقریر کی۔ ❶

تحریک جہاد کشمیر اور شاہ فیصلؒ کی میزبانی

جب مجاہد اول سردار عبدالقیوم خان نے کشمیر کی آزادی کے لئے پہلی گولی چلائی تو غازی عبدالغنی وہاں موجود تھے کشمیری حریت پسندوں کے شانہ بشانہ جنگ کی برستی ہوئی گولیوں اور ہوائی جہازوں کی بمبارمنٹ کے اندر فریضہ نماز ادا کرتے رہے اس موقع پر اس مجاہد نے اپنے گھر کا تمام سامان مجاہدین کی نذر کر دیا اور اللہ و رسول اور وطن کی محبت کو اپنے پاس رکھا قرآن کریم اور ایک عدد رائفل تھری ناٹ تھری لے کر گھر سے نکلے عملاً جہاد کشمیر میں سردار عبدالقیوم کی قیادت میں حصہ لیا جہاد سے فارغ ہو کر اس مجاہد نے لاکھوں مجاہدین اور شہیدوں کے لئے گھر گھر جا کر چندہ جمع کیا اور ان بہنوں کے سروں پر دوپٹے ڈالے جو جہاد میں اپنے بیٹوں، باپوں اور خاوندوں کو قربان کر چکی تھیں۔ ❷

۱۹۶۵ء، ۱۹۷۱ء کی جنگ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ۱۹۷۰ء میں حج پر گئے تو شاہ فیصل مرحوم نے اپنی میزبانی کا شرف بخشا غازی صاحب نے مکہ و مدینہ میں بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب کیا۔ غازی صاحب سقوط ڈھاکہ کا صدمہ برداشت نہ کر سکے اس غم کی وجہ سے طبیعت ناساز رہنے لگی بالآخر ۳۰ مئی ۱۹۸۳ء کو یہ چراغ گل ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

غازی عبدالغنی کے بڑے بھائی عبدالحکیم ندوی کا کردار

عبدالحکیم ندوہ سے فارغ تھے بہت بڑے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ تحریک پاکستان کے نامور فرزند تھے۔ مصنف "حیات مولانا فضل الٰہی" بیان کرتے ہیں کہ غازی عبدالغنی کے بڑے بھائی مولوی عبدالحکیم کلکتہ گئے اور حضرت مولانا فضل الٰہی کے حکم سے مسلم لیگی اور قرارداد پاکستان کی حمایت کے لئے مبلغ مقرر ہوئے مولانا عبدالحکیم بہت سی کتب کے مصنف و مترجم بھی تھے ان کی ... کتب ...

---

❶ مولانا ... 162 ❷ ... 6 نومبر 1993

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹ ج ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
40091

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

0301-3226941

5154

پرانی و نادر کتب کی
خرید و فروخت کے لیے
مکتبہ دار ارقم امین پور بازار فیصل آباد
سے رابطہ قائم کریں
فون 03346543704

تحریک آزادی ھند
اور
اہل حدیث

۳
۱